www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

# آندھی کا رجز

احمد جاوید

urdukutabkhanapk.blogspot

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

# آندھی کا رجز

احمد جاوید

اُردو کُتب خانہ
URDUKUTABKHANAPK.BLOGSPOT

شہرزاد
SCHEHERZADE

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

**Aandhi Ka Rajz**
*(Poetry)*
*Ahmed Jawed*

اشاعت: دسمبر ۲۰۱۲ء
کمپوزنگ: احمد گرافکس، کراچی
طباعت: اے جی پرنٹنگ سروسز، کراچی

ناشر
شہرزاد
SCHEHERZADE
بی۔ ۱۵۵، بلاک ۵، گلشن اقبال، کراچی۔
info@scheherzade.com

سلیم احمد کے نام

ع کجائی تو اے یارِ نا رفتہ از دل

اُردو کُتب خانہ
URDUKUTABKHANAPK.BLOGSPOT

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

اُردو کُتب خانہ
URDUKUTABKHANAPK.BLOGSPOT

# فہرست

حمد ..... ۱۰
رجز ..... ۱۶
ایک سورما کے نام ..... ۲۰
ایک خطبہ ..... ۲۲
ایک صاحبِ معرفت کے لیے ..... ۲۴
ایک ناشُنیدنی خطابہ ..... ۲۶
مینڈکوں کی افواج سے خطاب ..... ۲۸
بیزاری کی آخری ساعت ..... ۳۱
ایک درباری کی تقریر ..... ۳۲
صدرِ مملکت کی خدمت میں ..... ۳۵
ملکۂ عالیہ کے خفیہ عاشق کا رجز ..... ۳۷
مایوس سورما کا خطاب ..... ۴۰

urdukutabkhanapk.blogspot.com

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com


ایک خاتون سے ..... ۴۳
ایک کھیل ..... ۴۶
آندھی کا رجز ..... ۴۸
جھلکیاں ..... ۵۱
سیٹھ آدم بھائی مٹّی والے کا رجز ..... ۵۳
ہیجڑے کا رجز ..... ۵۶
خود خطابی ..... ۶۱
کابینہ کے ۵۹ ویں اجلاس میں ہونے والے اہم فیصلے ..... ۶۳
صدر بُش کا خطبۂ جمعہ ..... ۶۷
ان پڑھ گونگے کا رجز ..... ۷۹
صدرِ مملکت کا قوم سے خطاب ..... ۸۴
ہجو ..... ۸۸
مجذوب کا رجز ..... ۹۱
بہلول کا رجز ..... ۹۹
تیسرے امام کی منقبت ..... ۱۰۱
دیدہ نادیدہ ..... ۱۰۴
ایک نابینا مصوّر کے لیے ..... ۱۰۷
ایک تأثّر ..... ۱۰۸
آنکھوں کی تجدید ..... ۱۱۰
ایک مصوّر سے ..... ۱۱۱
شعلہ بھر چراغ ..... ۱۱۳
خالی آئینہ ..... ۱۱۶
ایک خط ..... ۱۱۷
نقشِ قدیم ..... ۱۱۸
اپنی تصویر ..... ۱۲۰
مخبوط الحواس آدمی کا خطبہ ..... ۱۲۳
ایک خیال ..... ۱۲۶
ایک شبیہ ..... ۱۲۷
ایک پیڑ ..... ۱۳۰
برف ..... ۱۳۲
پرندہ تو بس پرواز ہے ..... ۱۳۵
غرقابی ..... ۱۳۸
ایک خواہش ..... ۱۴۱
گلِ سرخ ..... ۱۴۳
فاصلے قدیم چُرا لیتے ہیں ..... ۱۴۶
صدرِ مملکت کا خطبہ ..... ۱۵۰
نقاب ..... ۱۵۷
حُسن بخات دہندہ ہے ..... ۱۶۳
تشبیب ..... ۱۶۶
سلیم احمد کی یاد میں ..... ۱۶۶
قطعات ..... ۱۶۹
سورما ..... ۱۷۱

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

ایک دوست کے لیے ..... ۱۷۳
زمانے کا بیج ..... ۱۷۶
بے خوابی ..... ۱۷۸
مناجات ..... ۱۸۰

گر بادِ فتنہ ہر دو جہاں را بہم زند
ما و چراغِ چشم و رہِ انتظارِ دوست
حافظ

urdukutabkhanapk.blogspot.com

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com



## حمد

ثنا ہے اللہ کی
اس واسطے کہ وہ ہے!
شکر ہے اللہ کا
اس واسطے کہ ہم ہیں!

سب جہان
گنتی کے اندر ہوں
یا گنتی سے باہر ہوں
اُس کے گھاٹ سے سیراب ہیں
اور اس کے چاک پر گرداں

پیڑ اپنے سائے سے
اور ہوا اپنے جھونکے سے
اور پہاڑ اپنی اونچائی سے
اور پانی اپنی بوند سے



اور چراغ اپنی لو سے
اور آدم کا بیٹا اپنے آپ سے دور ہے
ولیکن اُس کی نزدیکی ایک ایک سے ثابت ہے البتہ!

اُس کی مہر کو وفور ہے ایسا
کہ وقت پیدا نہ ہوا تھا
اور دنیا نامذکور تھی، تس پر بھی
اُس کی مہر پہنچتی تھی سب کے تئیں
کہ ناموجودی کے ظلمات میں نہ رکھے جائیں گے
ہمیشہ ہمیش
اُس کی رحمت کُل موجودوں پر فائز ہے
اُن کی مرگ کے پس و پیش کو گھیرے ٹھنڈی ہوا کی طرح
کہ دیوار کے دونوں طرف چلتی ہے
اُس کے ہاتھ کسی بوجھ کو گرنے نہیں دیتے
وہ ہستی کا اتنا اونچا مینار اٹھائے ہے
اس طور پر کہ نہ گرتا ہے نہ لرزش کرتا ہے
ہاں، یہ تو اُس نے جتا رکھا ہے
کہ ضرور ہے کہ اس لانبی لاٹھ کو وہ گرائے گا
ہانپے بغیر!

اُس دن سورج کو جلائے گی اس کی آتش

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

سمندر کو ڈبائے گا اس کا پانی
زمین کو دابے گی اس کی خاک
اور کھینچی جائے گی آسمان کی تھانب
تا سب ثابتوں کو اور سیاروں کو لپیٹا نہ جائے
اُس باڑھ میں کہ میٹ دیتی ہے ہر کچھ
اُس دن بجوائے گا وہ ایک بڑا نرسنگھا
کہ شور اور خاموشی کو ایک کرتا ہے
ان کی آخر حد پار کروا کے
جہاں زمانے کے رتھ کے پہیے ٹوٹ جاتے ہیں
اور اس پر لگا جھنڈا
سرنگونی کے فرش پر اپنے ہی سائے میں
مدغم ہو جاتا ہے

پاک ہے وہ بنانے اور مٹانے والا
اُس کا بنایا کسی سے نہ مٹے گا
اور اُس کا مٹایا کسی سے نہ بنے گا
وہ بادشاہ ہے اس دن کا پورے جلال والا
سارے انصاف والا!
آج غصہ دکھلائے جائیں گے بہتیرے —
کہ رکھتے تھے اُس کی مہر کو
ناقدری اور فراموش گاری اور ناشکری کے ہاتھوں سے مجروح

اُس کی بے زنہار غضب ناکی
اُسی کے دریا کی طغیانی بن کر
اوندھائے گی جبّاری اور سرکشی کے بڑے بڑے مجسمے

مگر سُن رکھو!
اُس کے دریا کی سب سے اونچی لہر
آج کے تئیں بھی وہی ہوگی
کہ اُس کی رحمت کی بے پایانی کا ابھار ہے
سمٹاؤ کے بغیر
اور اتار سے اوپر!

یہی دن ہے کہ دکھایا جائے گا انصاف
جو نہ ہوتا تو رحمت جھٹلائے جانے کے قابل ہو جاتی
یہی دن ہے کہ مانا جائے گا وہ بادشاہ
اپنی رحمت اور حکومت کے تخت پر مستوی
پوری لاریبی کے ساتھ
سجھائی پڑے گا اُس کا فضل اور اُس کا عدل
نری بے گمانی کے ساتھ
کیا زور والا ہے خداوند مرنے اور جینے کا
اس کی پکڑ چھڑائی نہیں جا سکتی
کوئی سحاب نہیں کہ مدھم کرے رنگ

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com



اُس کی دہکائی آگ کا
کوئی آندھی نہیں کہ اُجاڑے باغ
اُس کا لگایا

وہ لوگ کہ سراہتے ہیں اُس کو
اور پکارتے ہیں اُس کا شکر
دن میں اور رات میں
بلکہ سانس آتے میں اور سانس جاتے میں
جانو کہ دیکھتے ہیں اُس کو ان دیکھا
صاف حضوری کے ساتھ
اور صریح روبروئی میں—
وہ لوگ ہیں کہ کہا کرتے ہیں اُس کے آگے
پوری بندگی اور مکمل فخر کے ساتھ
ہم تجھی کو پوجتے ہیں
تجھ پر نثار ہو کر
ہم تیری ہی سنتے ہیں
دل کے تئیں نپٹ گوش کر کے
ہم تیری ہی مانتے ہیں سب طرف سے مُنھ پھیر کر
ہم تجھی کو پکارتے ہیں ڈوبتے کی پکار
اور آتش زدے کی فریاد بن کر
محتاجی کی سی سچائی کے ساتھ



اور محبت کی سی ابلتی گہرائی کے ساتھ

ہم پوجتے ہیں تجھ کو کہ رکھے جائیں
تیرے غیب پر یک سو اور خبردار اُس آنکھ کی طرح
کہ بن دیکھے بوجھتی ہے
اور اس دل کی طرح کہ بن پہنچے پہنچتا ہے
ہم مانگتے ہیں تجھ سے کہ دیے جائیں
تیری خوشی جو ہر پانے کا پانا ہے
پس ہم مانگتے ہیں تجھ سے اے دینے والے
سیدھی راہ کہ لے جاتی ہے
سب خیر اور سب فلاح اور سب روشنی سے گزارتی
تیری خوش نودی کی طرف
تیری طرف.....

urdukutabkhanapk.blogspot.com

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com



## رجز

میں اندھا عقاب ہوں
سفّاک بلندیوں کا خنجر
میں زہریلے پانی کا موتی ہوں
مہیب گہرائیوں کی گونج

تمہیں کیا معلوم اُس آتشِ اصیل کا احوال
جو ستون کی طرح تھامے ہوئے ہے
میرے دل کو
بھلا کوئی آگ ایسی ہو سکتی ہے
جو میرے سینے سے باہر شعلہ زن ہو!

تم کیا جانو وہ طغیانی
جو میرے اندر نمو پاتی ہے
غضب ناکی کے مقدس شجر کی طرح
انفس و آفاق کو روند ڈالنے والی
موت کی پُر جلال چنگھاڑ کے مانند



اے ذلت اور دناءت کے دست آموز کیڑے مکوڑو
تم بجبجاتی مٹی کا آموختہ ہو
تمہیں اندھیرے اور نحوست نے رٹ رکھا ہے
تم پستی اور بے شرمی کی سب تختیوں پر لکھ دیے گئے ہو
تمہیں مرگ سیاہ کی پتھریلی زمین پر کندہ کیا جا چکا ہے
اسے نابسا مانو!

میں شعلہ صیقل کر کے تلوار بناتا ہوں
میں بجلی گوندھ کر نیزہ ڈھالتا ہوں
میرے گھوڑے کی پیٹھ پر دھوپ نہیں پڑتی.....
میں آ گیا ہوں تلوار کو آب دے کر،
نیزے کو راست کر کے
اور فرس کو سجا کر
آج دیکھ لو گے تم
آگ کی کاٹھی پر جلوس کرنے والا بگولا
ہوا سے زیادہ مشاق شمشیر زن
زلزلے کا مجسمہ!

میں آ چکا ہوں
جہنم کے آتشیں جھکڑ کی طرح
ایک ہیبت ناک رجز کے ساتھ—

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com



میرا گُرز وقت کے بھاری پاٹ کو توڑ دے گا
سیّاروں کی زنجیر گل جائے گی میری چیخ سے
اے نامذکورو!

میری تلوار کا سایہ زمین پر گھاؤ ڈالتا ہے
تمہارے آئینے تڑخ جائیں گے
میرے عکس کے بوجھ سے
بہہ جائیں گی تمہاری بستیاں اُس باڑھ میں
جس کے لیے ایجاد کر رہا ہوں میں
ایک موّاج سمندر،
آسمانی عذاب کی طرح پرشکوہ
کسی قدیم خاموشی کے گہراؤ میں.....

اے مریل مکّارو!
تم ناگ پھنی کا خبیث جنگل ہو
تم مغرور نائکاؤں کا قبیلہ ہو
سفید چھچھوندر سے گابھن ہونے والی بحرینی شہزادی
کس کی ماں ہے اوجذامی کینچوو!

میں وہ دن اجاڑ دوں گا
جو تمہیں جگاتا ہے



میں وہ رات ضبط کرلوں گا
جو تمہیں سلاتی ہے
اور بھیجوں گا زہریلی مکھیاں
تمہارے زخموں پر غول در غول،
جیسے چنگاریوں کے تہ بر تہ بادل—

جان لو
اب ہواؤں کو تم پر چلنے نہ دیا جائے گا
سورج کو تم پر چمکتا نہ چھوڑا جائے گا
بس ذرا مجھے تعمیر کر لینے دو وہ خلا
جس کی تاریکی اور حبس
تمہیں اور تمہاری روشن خیالی کو بنا دیں گے
موت کی ایڑیوں پر گرنے والا پسینہ!

urdukutabkhanapk.blogspot.com

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com



## ایک سورما کے نام

آنے والے دن کے آخر پر
سورج، ٹوٹی ہوئی ڈھال کی طرح
افق پر چسپاں، ایک حنوط کیا ہوا سر
کسی سورما کا
جو وقت سے ہار گیا!

بگولے ایسی ہوا اور ایک رنگا ہوا گھوڑا
لہولہان دل ہمیشہ گھڑ لیتا ہے ایک دنیا اپنے لیے
محبت کہیں زیادہ سفّاک ہے نفرت سے
کیوں کہ یہ اچھوتی اور اجلی ہے
اُس ستارے کی طرح
جو کندہ ہے ایک مقدس قرباں گاہ کی چھت پر

زندگی! ھشت!
ہاں مگر موت ایک پُل ہے، شکستہ اور چرچراتا



ابدیت کے بوجھ تلے—

کہاں ہے تمھارا رتھ جو
تاریخ سے زیادہ تیز چلتا ہے
اور کہاں ہے تمھارا جھنڈا
جس کا سایہ
زمین پر نہیں پڑتا!

urdukutabkhanapk.blogspot.com

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com



## ایک خطبہ

اے ارضِ فراموش کے ساکنو
کسی دھند لائے ہوئے آسمان کے گرتے ستارو!
تم ابھی انھی حدود میں مقید ہو
جو تم نے کبھی مقرر کیے تھے خواب بینی کے لیے.....
اُس پرندے کی طرح جس کے پر جل چکے ہیں
میں پرواز کے فن سے طبعاً واقف ہوں
اس کی تمام معنویت کے ساتھ
حالاں کہ میں خود کو پہنچا نہیں سکتا وسیع بلندیوں تک
اور گر پڑا ہوں کسی یکجان تجربے کے اطراف میں.....
اب ایک ہی کمان کے دو کنارے ہیں
اونچی پرواز اور گہری غوّاصی!
یقیناً میں تمھیں کئی ترکیبیں بتا سکتا ہوں
یہ پنجرہ توڑنے کی
تاہم تمھیں کچھ سجھائی نہیں دیتا
مہمل ہواؤں کی طرح کسی ناپید خرابے میں سرگرداں



دیکھو! کہیں خاموشی ابھی تک خالص، زندہ اور روشن ہے
آتشِ اصیل کا شعلہ
جو مُردہ جنگلوں کو خاکستر کر سکتا ہے
عالی گہر قلزم کا سیل
جو غرور کا ہر مینار ڈھا سکتا ہے
تم نہیں جانتے کہ کُل آواز اسی خاموشی کی بازگشت ہے
جو کبھی تمھارے سب لفظوں کا راس المال ہوا کرتی تھی
دکھاوا تمھارا ہم سایہ ہے
تم پر آخر تک چھایا ہوا

ہاں، میں جھیلوں گا تمھارا خالی پن، تمھارا جہنم، تمھاری نابودی
میں تمھیں ترک نہیں کروں گا او سرابِ رواں کی لہرو!
چاہے یہ خلا مجھے لپیٹ لے جادوئی سانپ کی طرح،
کسی منحوس پھندے کی طرح.....
میں یہیں رہوں گا
تم، جنھیں ذوقِ وجود نہیں ملا، ہرگز نہ پاؤ گے
کوئی کارآمد نقاب معدومی کا قرمزی چہرہ ڈھانپنے کے لیے

اے سرمئی دھند کے مجسّمو!

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com



## ایک صاحبِ معرفت کے لیے

گہرا زرد چہرہ
نقش ہے گم گشتہ افق کا
جہاں سے طلوع کرتا ہے سورج
ایک مقدّس آگ کے ساکت شعلے کی طرح
تقدیس کیا ہوا، تصویر کیا ہوا
ابدیت کی غیبی محراب پر
تحقیق یہ خالص اظہار ہے جیسے قدیم برف
ایک منجمد گہراؤ
ایک مکمل کشف میں مجسّم
کوئی مخفی شبیہ!

مختلف رنگ ہیں خواب کے
مگر بیداری ہمیشہ زرد ہوتی ہے
زرّیں گلاب اظہار کرتا ہے روحِ بہار
پوری تمکنت کے ساتھ



پیلا کاغذ مؤرّخ ہے ایک نازمانی ساعت کا
سارے پھیلاؤ سمیت
سوکھا دریا موزوں کرتا ہے خاموشی
کامل مہارت سے

وقت ایک مجرّد رتھ ہے
جس کے موہوم پہیّے ہیں یہ دن رات
چل رہا ہے کسی طلسمی راہ پر
بے سمت، نا یکسو.....
بلاشبہ ہم پر چھائیاں ہیں ایک زمیں بوس علم کی
ذلّت کی مٹی پر ثبت
ہم کیوں کر کھینچیں گے یہ رتھ
اُس منزل کی طرف
جو خود ایک واہمہ ہے!

urdukutabkhanapk.blogspot.com

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com



## ایک ناشُنیدنی خطاب

ہاں، اب آ جائیں سب لوگ خاموشی کا خطبہ سننے کے لیے، ایک غرقاب
جہنم کا شعلہ دیکھنے کے لیے

اچھی تقریر ایک نقش ہے معنی سے ماورائی کا، یا ایک پرتو ہے
گم شدہ آسمان کا

اے جھلک برابر زمین کے ساکنو! میں تمھیں دیوانہ وار امر کرتا ہوں ناگفتہ
کو ناشنیدہ کرنے کا

مت سنو میری ان کہی، ورنہ تم پر اُترے گا حماقت کا عذاب جیسا کہ اترا تھا
ایک تقدیر جتنی طویل یا مختصر کہانی کے کرداروں پر جو میں نے ٹھان رکھا ہے کہ
کبھی نہ سناؤں گا

تم دیکھنا چاہتے ہو مجھے ڈوبا ہوا کسی گہرے اور خالی سراب میں، ایک
بے تہ نشیب میں گرتے دھویں کی طرح!

تُف ہے تم پر، لایعنی سرنگوں میں تاریکی کے تھپیڑے کھانے والے
سابق ملّا حو!



میں یقیناً تباہ کردوں گا تمھیں تمھاری ہر چیز سمیت، پہنچادوں گا تمھیں
معدومی کے آخری نشان تک جو مجھے فی الفور ایجاد کرنا ہے

ہاں، اب بتاؤ تم کہاں ہو او پلید تخیّل کی مخلوق! مجھے میری تلوار سے دور مت
رکھو، ورنہ بہت دیر ہو جائے گی خاموشی کے ناموجود کناروں کو ایک مقررہ معیار پر
تیز کرنے میں—

تا حال میں غیر خالی نہیں ہوں لفظوں سے، سرگوشیوں سے اور
اشاروں سے

اور یہ واقعی ھیبت ناک ہے اگر میں خود کو ناخود نہ کرسکا، اور یہی 'میں' مسلّط
رہا میری شناخت کے تمام مراتب پر

تو حاضرینِ کرام! مجھے ازراہِ کرم نہ رہنے دیجیے "میں".....

urdukutabkhanapk.blogspot.com

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com



## مینڈکوں کی افواج سے خطاب

نیند سے عمیق،
خواب سے بلند
اور بیداری سے وسیع ایک لفظ
ہمیشہ سے ناگفتہ، نانوشتہ
کبھی نہ سوچا ہوا اور زبان سے بیگانہ

دیوانی بھیڑوں کا گلہ
ایک غیر فصیح عبارت
جسے مٹا دیا ایک مفلوج ہاتھ نے
بیزاری سے.....

تقدیر — واقعات کو نگل جانے والا اژدہا،
دریا کو کھا جانے والا بھنور
کسی نوزائیدہ سورج کی مٹی سے پھوٹنے والا تنہا پھول، یا.....
ایک الوہی ساعت



جس کے لیے وقت کی مقدار ناکافی ہے
اور یہ ابہام زدہ کائنات بھی!
بڑی گھٹن ہے یہاں
حتیٰ کہ مینڈک بھی چیخ اٹھے ہیں
جو ایک معمولی لمحے میں صدیاں بسر کر دیتے ہیں

اے بانجھ سمندر کے بیٹو!
تم منحوس پیڑ کے پتے ہو
اور کسی مردہ زبان کے حروف
خبردار میری نابینائی کی زد میں نہ آنا
تمھارے قلعے اور فوجیں اور جھنڈے
تمھاری مفتوحی کو ٹال نہیں سکتے
میں آندھی سے زیادہ زور آور ہوں
جو تاریخ کے جامد پہیے کو گھما دیتی ہے
اس ریگستان میں جو واقع ہے
کسی قدیم صحیفے میں جسے میں نے گم کر دیا ہے
بہت فطری ڈھنگ سے!

نہیں، بالکل نہیں
بھول جاؤ کہ تم کبھی اس ہوائی تالاب میں
ڈبکی لگاؤ گے

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com



جو تمھارے ان گھڑ خواب کی ایجاد ہے
وہ تو میری شمشیر کے سائے کی چمک بھی نہیں سہہ سکتا
ایک دیوانہ گڈریا
مینڈکوں کو ہر حال میں تہس نہس کر سکتا ہے
ان کی تمام سلطنتوں اور آبادیوں سمیت
وہ مکانی ہوں یا نامکانی، زمانی ہوں یا غیر زمانی
کیوں کہ وہ کوئی سدھایا ہوا سائنس داں ہے
نہ سنکی فلاسفر —
وہ بالکل کھرا ہے، طاقت ور اور ھیبت ناک
جیسے شعلے کی دھار
جسے خالص آگ نے بلند کیا ہے —
یا پھر تیز لپک ولا گُلِ سرخ
آسمانی الواح پر مُہر کیا ہوا.....

اُس کے ہاتھ کی پیغمبرانہ گرفت میں ہے
وہ عصا جو تاریخ سے زیادہ قدیم ہے
اور وقت اس کا مستقبلِ بعید ہے

☆



## بیزاری کی آخری ساعت

جب پہاڑ ڈھے جائیں گے
اپنے ہی بوجھ سے

سمندر ڈوب جائیں گے
اپنی ہی گہرائی میں

سورج جل جائیں گے
اپنی ہی آگ میں

تو ایک آدمی
دیکھ رہا ہوگا یہ منظر
بیزاری کے ساتھ ---

☆

urdukutabkhanapk.blogspot.com

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com



## ایک درباری کی تقریر

اپنی بھدّی اور بھونڈی آواز میں چنگھاڑ کر حضورِ والا!
میں نے خاموشی کو بہرا کر دیا ہے
اب عالی جاہ! بلند کیجیے اپنا ملکوتی الاپ
ایک شایانِ شان ماحول میں
کوئی نہیں دیکھ رہا، کوئی نہیں سُن رہا، کوئی نہیں ہنس رہا

روشن خیالی!
ارے ہاں روشن خیالی
کیوں نہیں، کیوں نہیں
بے وقوف انسان، بدبودار بھیڑوں کا گلّہ
یقیناً جنابِ والا! یہ انتہائی محتاج ہیں
روشن خیال بنائے جانے کے
کتنا شرم ناک ہے ان کا جینے کا عمل،
وجود کا بوسیدہ شکستہ اور گھٹیا سانچا
(آپ کے حکم سے کباڑیے کو بیچا جا چکا ہے، ایک خفیہ قیمت پر)



ایک گرد آلود، خاکستری پرچھائیں کی طرح
اس قابلِ نفرت مخلوق نے کالک مل دی ہے سارے سیّارے پر
بالکل حضورِ والا، بالکل
آپ ہی کو صاف کرنا پڑے گا گندگی کا یہ ڈھیر
اسی جھاڑو سے جو سرکار نے پھیری تھی افغانوں پر
وہ پگڑ باز ڈھیل سُنڈیاں
جنہوں نے ڈاٹ لگا رکھی تھی جدیدیت کے مقدس کموڈ میں

جنابِ عالی
لاریب آپ پہلے پیام بر ہیں
ایک مریخی خداوند کے
جس کی عظمت بڑھی ہوئی ہے ان دھواں دھواں بلندیوں سے
جن کے خواب دیکھتا ہے عظیم بیل زیب ۔۔۔
کوئی تاریخ جھٹلا نہیں سکتی یہ اعزاز
جو ربوبیت مآب جارج ولیم بش نے عطا کیا ہے جناب کو
کمالِ فیاضی کے ساتھ
یہ سب کچھ بہر طور الوہی ہے، ایک مابعد الطبیعی واقعہ!
حضورِ والا
ہم تک وجود فقط پاکستانی
سراپا شکر ہیں اپنے موجودہ خداوند کی بارگاہ میں
اس پر کہ اٹھایا انہوں نے آپ کو ایسے تقدیری کام پر

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com



بے شک انہیں پورا حق ہے کہ جو چاہیں سو بنیں
چری ہوئی بانچھوں والا خدا، متبسّم شیطان،
خود سوار دریائی گھوڑا
یا شہنشاہِ پاکستان!

جیتا رہے شاہ پدر
جیتا رہے شاہ پسر!



## صدرِ مملکت کی خدمت میں

جنابِ والا! کیا آپ واقعی مسلمانوں میں سے ہیں؟ نہیں نہیں! حضور کا بھلا کیا تعلق ہو سکتا ہے اس گری پڑی، قابلِ رحم مخلوق سے جو مفلوک الحال مسخروں کا ایک ٹولہ ہے کہ نہایت انہماک اور مستقل مزاجی کے ساتھ اپنے ستم ظریف خدا کا دل بہلا رہا ہے

یہ پس ماندہ اور ناکام قوم سینے سے لگائے ہوئے ہے چھوٹی چھوٹی چیزوں کو، اور انھیں مانتی ہے زندگی کا جوہر، جیسے دین، جیسے عزت اور غیرت، جیسے.....

ہمیں پختہ یقین ہے جناب بلکہ جنابِ محترم و معظّم! آپ ہرگز یہ موقع نہ دیں گے کہ ہم شما بدولت پر فرزندِ اسلام ہونے کی تہمت دھریں جو اس زمانے میں بھی احمقوں کی طرح پیٹتا رہتا ہے خدا خوفی وغیرہ کا پھٹا ہوا ڈھول

کیسی جاہلانہ بے شرمی کے ساتھ گائے جا رہے ہیں یہ ہٹ دھرم مبہم حمدیں اور مناجاتیں ایک فرسودہ اور دقیانوسی خدا کے لیے!

اور وہ بھی شما فضلیت کے خداوند گار جارج ڈبلیو بش کے ہوتے ہوئے—

یہ تو حضور نری حماقت ہے بلکہ گستاخی بلکہ شرک.....

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com



جنابِ عالی! آپ کی بندہ نوازی ہے کہ ہمارے لیے ایک
نیا دین ایجاد فرمایا
ہم تو تھک گئے تھے اتنی صدیوں تک اسلام کا چھکڑا کھینچتے کھینچتے!
تبدیلی، مزے دار اور تروتازہ تبدیلی! بس یہی ہے حقیقت، ہم برداشت
نہیں کر سکتے کسی چیز کا مستقل اور جاوداں ہو جانا
چاہے وہ خدا ہی کیوں نہ ہو
خدا، بدوؤں کا موروثی بُت، کوئی حق نہیں رکھتا کہ ہمیں یعنی روشن خیالی
کے تاجوروں کو گردانے اپنا مسحور اور خالی الذہن غلام
بالیقین ہم ہیں وہ پہلے لوگ کہ مکمل بے مثلی کے ساتھ عقل مند اور طاقت ور
اور مہذّب اور آزاد ہیں
ہم بیٹے ہیں جدیدت کے جسے دو ٹکے کے مسلمان ازراہِ حسد
''ہزار شوہروں کی بیوی'' کہتے ہیں کہ سب بستر گشت کرنے والی سیّاح
ہے، آہ یہ لوگ ہرگز اس لائق نہیں کہ دیے جائیں وہ متبرک روشن خیال اعتدال پسندی
جو آپ ان میں خیرات کرنے چلے ہیں
جنابِ عالی، میرے محبوب جنابِ عالی! ہنوز ٹھکرائے جا رہے ہیں یہ لوگ
آپ کی عظیم بخشش کو
یہ ناشکرے بدمعاش
ان پر بُش کی مار!



## ملکۂ عالیہ کے خفیہ عاشق کا رجز

اگر آپ بادشاہ سلامت رہنا چاہتے ہیں
تو رات پڑتے ہی سو جایا کریں
ورنہ میرے پاس دوسری تلوار بھی ہے
جس کا زخم کبھی چھاتی کے نیچے نہیں لگتا

مجھے دن میں ملکۂ عالیہ کی یاد نہ دلائیے
سورج پر سیاہی لیپ دینا
کوئی مشکل کام نہیں ہے
خصوصاً اُن ہاتھوں کے لیے
جنھیں زلزلے شکار کرنے کا ہنر آتا ہے

آہ زلزلے
زمین کا مخروطی مدّ و جزر
مٹی کے سمندر کی گردندہ طغیانی

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com



جناب عالی
آپ کو یقیناً معلوم ہونا چاہیے کہ میں
تنگ گھاٹیوں میں چلنے والی
آتش زن آندھیوں کا صیاد ہوں
میری کمند میں بل نہیں پڑتا
فراخ بستر عورت پر ظلم ہے
اسے پاٹنے کے لیے شاہِ محترم
آپ بہر پہلو کافی نہیں ہیں
آپ کسی آتشیں کروٹ کا
موضوع نہیں بن سکتے
کیونکہ بادشاہوں کو گرمی نہیں لگتی
بھاپ اگلتی استوائی دلدل کی کگر پر بھی

نہیں
میں کوئی پُر جوش انقلابی نہیں ہوں
جو آپ کا بستر تاراج کر کے
تخت پر اینڈنے کی مشق کر رہا ہو
انقلابیوں کا سارا جوش دماغی ہوتا ہے
خلا میں بود و باش رکھنے والا بھونچال۔۔۔۔
پہاڑ کو چورا کر دینے والے دیو



لیٹتے ہی مر جاتے ہیں
لو دیتی ہوئی چادر پر
شکن ڈالے بغیر

شہنشاہِ معظم
آپ کی فوج بلاشبہ بہت بڑی ہے
دلاوری کی پتھریلی زمین سے اُگنے والا
یہ جنگل آگ سے سیراب ہوتا ہے
مگر اس کے تیر
شاہی خواب گاہ تک پھیلا ہوا رنگین خلا
نہیں عبور کر سکتے
ملکۂ عالیہ میری خندق ہیں
اور میں جانتا ہوں
آپ کی سلطنت میں وہ نیزہ ممنوع ہے
جو ایسی زندہ خندق کھنگال سکے

☆

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com



## مایوس سورما کا خطاب

میں نے وہ رات دیکھ لی تھی
جو سورج نگل جاتی ہے

سیاروں پر کالک کی طرح لپی ہوئی نحوست
یا ستاروں کو پیس دینے والا بگولا
نابینائی کا آفاقی جھکّڑ
جس میں کھپا دی گئی تھی
سب زمینوں کی مٹّی،
تمام صحراؤں کے سراب

عارفوں کے سینے میں اتنی روشنی کہاں
کہ ایسی غارت گر سیاہی کی آنکھیں چندھیا جائیں،
کائنات کے اعصاب شل کر دینے والی دُھند میں
کوئی سفید درز بن جائے۔۔۔



ہوائیں، عدم کے خاکستری مرغولوں کو
کسی منحوس دلدل سے اُبھرتے ہوئے گرداب پر پھونکتی ہیں
نجس زمینوں میں بھونچال کاشت کرنے والی خبیث آندھی
چراغوں سے شعلے غصب کر لیتی ہے
اور تاریکی کا شجرہ مکمل نہیں ہونے دیتی

میرا تیشہ دھار تک سڑ چکا ہے
اسے بیمار چٹانوں سے ایک روگ لگ گیا تھا
زہریلی دلدلیں تراشنے کا روگ!
جو اصیل فولاد کا معدن گلا دیتا ہے،
دستوں نژاد چنگاریوں کا جنگل چاٹ جاتا ہے
مجھے اس خاکدان میں مت جھونکو
جہاں ویرانے اُگتے ہیں
اور ہوائیں، ہواؤں پر غراتی ہیں
کسی متروک جہنم کے کتّوں کی طرح
جن کی متعفّن پرچھائیاں
مالک الاشتر اور ابنِ ملجم کی کماں داری میں
جہنم کا فرش بچھاتی ہیں
اور طاعون کا شامیانہ کستی ہیں

مجھے مبارزت کے سب کلمات آج بھی حفظ ہیں

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com



لیکن میری شمشیر کو پھپھوند لگ گئی ہے
نااہل مقتولین کے سروں کے مینار سینچتے سینچتے
اس کی آب داری کا سوتا سوکھ چکا ہے۔۔۔۔
میرے دُشمن مجھے جس میدان سے للکار رہے ہیں
وہ تجلجی، پلپلی جونکوں کی جولاں گاہ ہے
وہاں گھوڑوں کے سم گل جاتے ہیں
اور نیزے بھر بھرے ہو جاتے ہیں
میں دلادری کا پرانا سورج ہوں
مت بناؤ مجھے اس پو پلے اندھیرے کا راتب!



## ایک خاتون سے

تم ایک مکمل نوحہ گر ہو! کیا نہیں ہو تم؟
ایک نقلی مریم کی طرح
جس نے کبھی نہ جنا کوئی عیسیٰ
کھجور کے پیڑ تلے،
ایک ایسی مٹی پر جو پھیلی ہوئی ہے ہر چیز پہ
انتہائی غیر زمینی ڈھب سے
ایک واہمے سے جی بھر کے روشن اور
بالآخر بہت احمقانہ اور عیّار

کوئی بات نہیں، مت شرماؤ
اس پر کہ تم نے کبھی نہ ہونا بسر نہیں کیا
اور اس پر کہ تم ہمیشہ اپنی بے ہودہ شخصیت پر لدی رہیں
جو سب سے گھٹا ہوا، سب سے بھرا ہوا،
سب سے خالی پنجرہ ہے کہ لٹکا ہوا ہے
دھوئیں میں ایک آلودہ اور میلی آگ کے

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com



جو جل رہی ہے بے شرمی سے نہ کسی دل میں،
نہ کسی غار میں جہاں
سرگوشی کرتی ہے ابدیت، تمسخر اور مکّاری کے ساتھ
ایک تانبے جیسے نروانی چہرے والی خاتون سے
ایک برہنہ پا بزرگ عورت سے جس نے
بھینچ رکھا تھا کسی خفیہ خزانے کا نقشہ
اپنے اساطیری ہاتھوں میں

تم کبھی رہی ہو
کسی خواب کے دل میں جسے
کسی نے نہ دیکھا ہو؟
ایمان دار بنو، بدصورت عورتوں اور
گرد اڑاتی ہوا کی طرح
جو آنکھوں کو بند ہو جانے پر مجبور کر دیتی ہیں
حقیقت کا مشاہدہ کرنے کے لیے،
یہ حقیقت کہ بدصورتی حسن ہے ابدیت پایا ہوا
مقدّس جیسے ایک پیلا چاند، ایک سر بریدہ فاتح!

تمہاری آنکھیں بلا گمان زیادہ چمکیلی ہیں
کسی بھی نظامِ شمسی کے کسی بھی ستارے سے



زیادہ سیاہ ہیں اُس اصلی رات سے جو کبھی نہ پڑی
اور زیادہ خالص ہیں گناہ سے
سورج کے اوّلین شعلے کی طرح

لیکن خیر کوئی بات نہیں
کچھ بھی نہیں دکھائی دینے جا رہا ان آنکھوں سے
چاروں طرف چھایا ہوا یہ باطل پھیلاؤ
غائب ہو جائے گا اس نگاہ سے
جسے سنبھال کر رکھنا نہیں سکھایا تم نے اپنی آنکھوں کو

ہاں ہاں! از راہِ کرم
مینہ برسانا کبھی نہ چھوڑنا اس بوری پر جس میں
انتقی کے صحرا کی ساری ریت بھری ہے
ہلاکت تمہاری ہے اس ایرینا میں
جو میں بھول گیا کہ کس کھیل کے لیے ہے
اور تم کس سے جیتو گی؟
یہ بھی مجھے یاد نہیں رہا

☆

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com



## ایک کھیل

ایک چوبیں گھوڑا
ایک غائب سوار
اور ایک سمٹا ہوا میدان—
یہ ہیں مرکزی کردار
ایک بے مصنّف تمثیل کے
جو بہر صورت ختم ہوتی ہے
ایک مہمل نا آغازی پر
کسی پیچیدہ دھبّے کی طرح
جو ثبت ہے ایک نا آمادہ، نا گسترده
چادر پر—

چوبیں گھوڑا اپنا کردار عمدگی سے ادا کرتا ہے
اگر غائب سوار اپنے حصے کا کام نہیں بھولتا
سمٹا ہوا میدان نہیں فراہم کرسکتا وہ فاصلہ
جو مشاقی سے طے کیا جائے



جب تک کہ ناظرین اندھے نہ ہو جائیں

یہ کوئی مناسب بات نہ ہوگی کہ پیش کیا جائے
ایسا آسمانی کھیل
اس سیارے پر جہاں
وقت ھنوز ناقص ہے
اور حرکت تا حال ناخالص۔۔۔

اب ہمیں چلنا چاہیے!

urdukutabkhanapk.blogspot.com

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com



# آندھی کا رجز

سناٹوں کی تہ میں غاصبانہ رفتار سے بڑھتا ہوا
کسی مسروقہ راز کا دبیز خلا
اور اس میں تیزی سے گردش کرتا ہوا
ایک جلاوطن سیّارہ۔۔۔۔
کسی اجاڑ کہکشاں کو نہ چھوڑنے پر مُصر
روشنی کی باقی ماندہ آواز
اور شکستہ آفاق کے خاکستری گہراؤ میں
سورج کے فوری غیاب کے
مٹتے ہوئے آثار

مجھے بچانا ہے
اس کائناتی ورثے کو
سرابوں کی تیزابی پھنکار کے ساتھ
زلزلوں کی جلتی پیٹھ کو ڈھال بنا کر



اور آگ کے فوّارے کی کمک لے کر
جو کسی قدیم سیاف کی
پُر خراش نیام میں محبوس ہے
اس لامتناہی خرابے کے لیے
مجھے ایجاد کرنی ہے ایک نئی بہار
موت کی مایوس اور مضمحل غضب ناکی کو
وقت کے غیر متوازن بوجھ سے تڑخی ہوئی زمینوں پر
از سرِ نو بالیدہ کر کے

ادھورے سایوں کے غول
تاریخ کے آسیبی چھکڑے کو
بے پروائی اور اناڑی پن سے کھینچتے ہیں
سیّاروں کی گزرگاہیں
بُھربھری اور مکدر ہو گئی ہیں
کائنات کے مُنھ پر
کھرونچے پڑ گئے ہیں
سیاسی جتنے گہرے، عدم جتنے لمبے۔۔۔۔
روند میں آئی ہوئی پیلی پتّیوں کی طرح
ستارے آسمان پر لیپ دیے گئے ہیں
ان کی مرطوب جھلملاہٹ اندھیروں کو اکساتی ہے
اور نحوستوں کا حوصلہ بڑھاتی ہے

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com



میں ہزاروں نوری برس کے رقبے کو
زمان و مکان کی ناروا عمل داری سے
نکالنے کے لیے اٹھی ہوں
پگھلے ہوئے فولاد کے فوارے کی طرح
ایک پُر غبار مسماری، ایک خار دار دخانی اُٹھان کے ساتھ

بنی نوع انسان!
تمہارے لیے یہی بہتر ہے کہ
جرثوموں کی طرح میری آنکھ سے اوجھل رہو
میری راہ میں اپنے شہر اور ویرانے مت بچھاؤ
ورنہ مجھے غصہ یا ہنسی آ جائے گی
اور یہ طغیانی، پہاڑ اور تنکے کو ہم وزن جانتی ہے
اے حشرات الارض! میرے پیر بہت بڑے ہیں
کہیں ایسا نہ ہو کہ تمھاری زمین
خشخاش کے دانے کی طرح
میرے کف پا سے چپک جائے
اور مجھے پتا بھی نہ چلے

☆



## جھلکیاں

سفید سایہ
سفید باز کا
جھپٹتا ہے ناکجائی پر

علامت
ڈھانپ دیتی ہے معنی کو
بے حجابی سے

ایک نایاب ستارہ
ایک نایاب آسمان کا
چمک رہا ہے روشنی سے ورا

ناکشیدہ تصویر
بھر دیتی ہے قرطاس کو
نادیدہ سے

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com



لفظ اور معنی
جنگل اور شیر
ایک نہیں ہیں واقعتاً

تاریخ اور وقت
سچا پھل اور جھوٹا پیڑ
اونچی لہر اور ناموجود سمندر

اصیل شعلہ
کبھی نہیں چمکتا
دل سے باہر

☆



## سیٹھ آدم بھائی مٹّی والے کا رجز

برباد ہو گیا وہ شخص
جس نے میری للکار پر خندہ کیا
یا میرے نیزے سے خلال کیا

میں اُس قبیلے کا سردار ہوں
جس کے دشمن قتل نہیں ہوتے،
خودکشی کر لیتے ہیں ---

اپنے دھڑوں پر سر مت اگاؤ
جو خاک پر لڑھکنے کے لیے بنے ہیں
ایسی آنکھوں سے دست بردار ہو جاؤ
جن کے واسطے بینائی آگ ہے

تم میرے دشمن تو بن سکتے ہو
مگر مجھے اپنا دشمن بنانے کی اہلیت نہیں رکھتے

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com



اس نااہلی پر خدا کا شکر بجا لاؤ
میرے چیتوں کو آسان شکار بن کر بے کیف نہ کرو
میں کوئی وحشی سورما نہیں ہوں
جس کا کھانڈا ہمیشہ سر سے اوپر رہتا ہو
پسپائی میں عجلت نہ کرو
دلیرانہ جذبات کو کچھ دیر تو خود پر غالب رکھو
تمھیں خودکشی کی مہلت بہرحال ملے گی

تم میرے لیے بڑی کارآمد شے ہو
تمہارا خون
سرخی کی شدّت سے جمتا نہیں ہے
اس کے اچھّے دام لگیں گے
تمہاری کھال نرم، اُجلی اور بے داغ ہے
ترقی یافتہ دُنیا میں
لوگ اپنی جذامی جلد سے اُکتا چکے ہیں
میں وہاں بڑے پیمانے پر
کھال بدلنے کا کاروبار شروع کروں گا
تمہارا ڈھانچا اتنا بے عیب ہے
کہ اسے قطبِ شمالی کی ابدی برف میں دبا کر حفوظ کر لیا جائے
تو دو لاکھ، ورنہ زیادہ سے زیادہ تین لاکھ سال بعد
یہ انسانوں کی معدوم نوع کی اکیلی نشانی ہوگا



تم خود تصوّر کرو
اُس زمانے کا محکمہ آثارِ قدیمہ
اس کی کتنی بولی لگائے گا
لیکن میں نے طے کر رکھا ہے
تمہارا پنجر اس طرح نہیں بیچوں گا
میں اس پر خُدا کی پرچی بنا کر چپکاؤں گا
ممکن ہے وہ مخلوق خدا کی مُنکر ہو
یا اُس پر ایمان لانا بُھول چکی ہو!
اس کے باوجود میں ایسا ہی کروں گا

خدا کو نہ مانا جائے تو بھی
اُس کی قیمت، بہرحال، آدمی سے زیادہ پڑتی ہے۔۔۔

☆

urdukutabkhanapk.blogspot.com

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com



## ہیجڑے کا رجز

میں بستر کی آگ ہوں
میں برف کا پسینہ
میرا جھنڈا بلند ہونے دو، پھر دیکھنا
اس کا سایہ بھی رنگین ہے،
ریگِ زرد کے منجمد بھنور پر
زور سے چسپاں
کسی پھڑ پھڑاتے چمکیلے دھبّے کی طرح
تاریخ کا متحرک نقش قدم
ایک مختلف سمت میں واقع مستقبل کے رُخ پر.....

تم میری دُشمن اُمّت ہو
اپنے خدا کو ہر راستے پر کھڑا کر کے
تم نے خود کو بنالیا ہے
دریا کی مخالفت پر کمر بستہ بُلبلا
آگ سے غداری پر تُلا ہوا شعلہ



مٹّی سے بغاوت پر آمادہ ذرّہ
اور تاریخ کو للکارنے والا ایک ضدّی لمحہ!

مت کرو اپنے اندھیروں کی رکھوالی
ڈرو اُس دن سے
جو میری خالی انگیا میں پرورش پا رہا ہے
نکیلے سینگوں والا غضب ناک خصّی بیل
میرا نجیب الطّرفین بیٹا
شیر خوار سورج کی طرح پُر ہول!

تمہارے آسمان جل جائیں
تمہاری زمینیں سڑ جائیں
ایستادہ ہو جاؤ
آنے والے دن کی خیر مقدمی میں
پورے عنّینی وقار کے ساتھ.....
تاریخ میری ہم نسب ہے
اس بے رحم دیوزادی کو بارور کرو گے
کرم خوردہ تلوار کے ساتھ!
برگشتہ موج بھی کہیں پلٹ سکتی ہے پورا دریا

تم منحرف کرنے چلے ہو اس سیّارے کو سارے نظامِ شمسی سے

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com



باز آ جاؤ! ورنہ میرے منقش ہاتھ
تمہیں کائنات بدر کر دیں گے
ٹوٹی ہوئی کمان کے تیر کے طرح
سنگِ سیاہ پر مسلّط بھوری کائی
اور دل پر کندہ دم بخود بلبلے کی طرح

تم نے کبھی سراب میں غوّاصی کی ہے؟
جس کی پتھریلی گہرائیوں میں پیاس گونجتی ہے
ایک ایسی زبان میں
جو کبھی نہیں بولی گئی
کبھی نہیں لکھی گئی
اور کبھی نہیں بنائی گئی
وہ زبان جسے خاموشی نے بھی بھلا دیا تھا
اپنی پیدائش سے بہت پہلے

میرے خوف ناک دشمنو
تم نے کبھی خلا میں رقّاصی کی ہے؟
جس کی پُر شور، مرتعش ناکجائی کا پھیلاؤ
کسی گرداب زدہ سمندر
یا کسی گرد باد خوردہ بیابان کی طرح
بہت پیچیدگی سے ثبت ہے ایک ٹوٹے ہوئے آئینے پر



ساکت اور لرزاں، جیسے صرصر کا پھول!
مکمل اظہار کی طرح مہمل اور قبیح
مطلق اخفا کی طرح حقیقی اور حسین

نہیں تم کچھ نہیں کر سکتے
ایک فضول سی آگ دہکانے کے سوا
جو تمہاری عورتوں کی خوراک ہے
اور تمہارے شجروں کا ماخذ۔۔۔
ارے یہ بھی کوئی آگ ہے جس کی ڈیگ کو پھپھوند لگ جاتی ہے
مجھے دیکھو، میں ہوں دونوں جہاں بھسم کر چکنے والا شعلہ
ہستی اور لفظ کے فرسودہ قطبین سے بے نیاز یک جہت سیّارہ
جس کی بے محابا گردش نے
تمہاری وجودی اور کلماتی کائنات کے دو نیم مدار کو
سہ لخت کر ڈالا ہے، گھٹیا جعل سازو!

زندگی — خالص زندگی میں صیغوں کی ملاوٹ کرنے والے دجّالو
تم میری تصریف کرنے چلے ہو
اس سے پہلے کہ میں تمہیں درج کر دوں
'تھا' اور 'تھی' کی بھر بھری تختیوں پر
اٹھا لے جاؤ یہ 'ہوگا' اور 'ہوگی' کا مکروہ پشتارہ

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com



تمہاری ناک بند نہ ہوتی تو تم مر گئے ہوتے
اپنی ہی عفونت سے، دُم بریدہ بوزنو!

ہاں، ہاں، ہاں
میں بھیجا گیا ہوں تم پر
درمیانہ روی کی لوح دے کر
تمہارے مصلّوں اور جزدانوں اور سپروں پر جمی ہوئی
گرد سے پاک ہے یہ مقدس لوح، یہ متحجّر الہام
پہلی تنزیل ہے ایک تازہ دم روشن خیال خداوند خدا کی طرف سے
وہ جو مشق کر رہا ہے الوہیت کی
سفید گینڈے کی طرح انہماک اور وحشت اور یکسوئی کے ساتھ
فرشتوں نے تنگ نظری اور انتہا پسندی نہ دکھائی
تو لکھ رکھو کہ لد گئے زمانے مردوں کے اور عورتوں کے
تذکیر و تانیث کی خاردار انتہاؤں میں محبوس
زندگی، دنیا، دین.....سب آزاد ہوں گے
گھونٹی ہوئی چیخ کی طرح
روکی ہوئی چھینک کی طرح

☆



## خود خطابی

کیا مجھے ندا کر دینے چاہئیں تمہارے لیے وہ احکام جو ایک جلے ہوئے کاغذ پر مکتوب ہیں، ایک غیر لسانی خط میں!

اچھا تو تم نے اپنے کان منسوخ کر دیے ہیں جو آویزاں تھے تمہارے سر کے دونوں جانب جس میں پر بھرے ہوئے ہیں اُس زرّیں عقاب کے جواب بھی محو پرواز ہے آواز، حرف اور خاموشی کے سرمئی خلا میں!

اور تمھیں تو تراوش کا ہر تجربہ ناگوار ہے خواہ کانوں میں ہو یا دل میں
فی الواقع تم نے ٹھان لیا ہے کہ کچھ نہ دیکھو گے، حتیٰ کہ خود کو بھی—

کیا یہ سچ ہے؟
لعنت ہو تم پر، ایک گم گشتہ دوزخ کی راکھ میں دھنسے ہوئے آخری دغا باز!
تم نقلی شعلہ ہو ایک چراغ کا جو بجھایا جا چکا ہے
تم شکستہ لہر ہو ایک سمندر کی جو مٹایا جا چکا ہے
تمہاری یہ مجال کہ رد کر دو میری گراں قدر پیش کش کو! میں نے تو بس اتنا چاہا تھا کہ تم مڑ جاؤ اور چل پڑو زوجیت کی متروک چوکی کی طرف..... میں تو تمھیں سنانے جا رہا تھا ایک الہامی نظام العمل جو مرد بچوں کے لیے اترا ہے تا کہ

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com



وہ انتہائی معزز مقامات حاصل کرلیں روشن خیال شوہر، فرماں بردار باپ اور انقلابی بیٹا بن کر

یقیناً تم سے زیادہ احمق اور بزدل شخص کبھی نہ بلایا گیا ایسے عظیم الشان فریضے کی طرف

میں قسم کھاتا ہوں کہ تم اپنے خیالات ہرگز نہ بدلو گے،

بالکل اُس پتھر کی طرح جو ایک بنجر چٹان سے ٹوٹ کر گرا ہے دلدلی زمین پر

کدھر گئے وہ صحائف جو میں لایا تھا تمھیں سنانے کے لیے، مگر.....

لعنت ہو تم پر!



## کابینہ کے ۵۹ ویں اجلاس میں ہونے والے اہم فیصلے

۱۔ مشرق میں گرمی بہت بڑھ گئی ہے اور اس کے اُفق کھردرے اور زنگ خوردہ ہو چکے ہیں۔ سورج کے کنارے جھڑتے جا رہے ہیں۔ اس کی روشنی ٹیڑھی میڑھی اور دندانے دار ہو چلی ہے۔ کروڑوں برس سے مشرقی آفاق صفائی اور مرّمت سے محروم چلے آ رہے ہیں۔ ہم ایک ہنگامی منصوبہ بنا تو چکے ہیں مگر ہمارے دوست عراق اور افغانستان کی دلدلوں میں گھٹنے گھٹنے دھنسے ہوئے ہیں۔ اُن کے بڑے بڑے ٹھیکے دار اور کباڑیے بھی بغداد اور کابل سے نکلنے پر تیار نہیں ہیں۔ فی الوقت اس سنگین آفاقی بحران کا یہی حل رہ جاتا ہے کہ سُورج کی سمت طلوع تبدیل کر کے اسے ایک دن شمال سے نکالا جائے اور ایک دن مغرب سے۔

۲۔ ہماری قوم ایک بُری لت میں مبتلا ہے: یہ خدا سے باز نہیں آتی! تنگ سے تنگ جگہ پر بھی اس کی مسند بچھانے کی گنجائش نکال لیتی ہے۔ حالانکہ سیدنا صدرِ مملکت علیہ السلام قومی نشریاتی رابطے پر بار ہا اعلان فرما چکے ہیں کہ خدا اب بہت بوڑھا ہو چکا ہے، اسے آرام کرنے دو۔۔۔ لیکن یہ ضدی مخلوق کان نہیں دھرتی۔ یہ ہمارا سب سے بڑا مسئلہ ہے۔ اس کی وجہ سے ہم دُنیا سے پچھڑ گئے ہیں۔

۳۔ عورت سخت مظلوم ہے۔ اسے مذہب اور تہذیب کے معاندانہ دباؤ میں رسیلے گندم کی طرح پستے ہوئے ہماری تاریخ سے بھی لمبا عرصہ ہو چکا ہے۔ ہمیں

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com



اس کی مظلومیت کو پُوری طرح اجاگر کرنے کے لیے مغربی ماہرین کی اشد ضرورت ہے۔ اُن کی فوٹو گرافی اعلیٰ پائے کی ہوتی ہے، وہ انتہائی خیالی مناظر کو بھی فلم بند کر سکتے ہیں۔ اس کے علاوہ انھیں عورت کا اصل مقام اور حقیقی مرتبہ اچھی طرح معلوم ہے۔ ہماری عورتیں اُن سے بہت کچھ سیکھ سکتی ہیں۔ اہلِ مغرب نے کیمرے کی مدد سے اپنی محترم خواتین کو جس عظیم الشان حالت تک پہنچا دیا ہے اُسے دُنیا رشک کی نگاہ سے بھی دیکھتی ہے۔ بہرحال، وطن عزیز کی مجبور و مقہور عورتوں کو مایوس نہ ہونے دیا جائے۔ ممبرانِ کابینہ خود چیدہ چیدہ آبادیوں میں جا کر وہاں کی منتخب مظلوماؤں کو پیار سے سمجھائیں گے کہ کیمرے سے مُنھ نہ موڑیں، کیمرا ہی ان کا نجات دہندہ ہے۔۔۔

۴۔ دُنیا مکمل طور پر کھلی منڈی بن چکی ہے۔ ایک طرف خریدار ہیں اور دوسری طرف دکاندار۔ ہمارا مفاد اس میں ہے کہ دکاندار بلاک میں شامل ہو جائیں۔ ہمارے پاس بیچنے کو بہت کچھ ہے، مثلاً: غیرت، قوم، مذہب، زمین وغیرہ۔۔۔ ان معمولی اور بے مصرف چیزوں کی بھی بڑی قیمت مل رہی ہے۔ اس کاٹھ کباڑ سے فارغ ہو کر ہم اپنی آزادی کا سودا کریں گے، اس کے بعد غلامی کے دام بھی کھرے کر لیں گے۔

۵۔ ہماری معاشی بدحالی کا بنیادی سبب یہ ہے کہ سیٹھوں کے انسانی حقوق پامال کیے جا رہے ہیں۔ ان کی تعداد تیزی سے گھٹتی جا رہی ہے۔ اگر صورتِ حال میں کوئی ڈرامائی تبدیلی نہ آئی تو اس جیّد نسل کی معدومیت یقینی ہے۔ اور اس سے بڑے نقصان کا تصور بھی نہیں کیا جا سکتا۔ یوگنڈا سے اژدہے، عرب سے شیوخ، میکسیکو سے زلزلے، ایران سے چرب زبان کوّے اور ہمارے ملک سے سیٹھ نایاب ہو جائیں تو فطرت کا سارا نظام تلپٹ ہو جائے گا۔ ہم ایک ایسے بحران کی



لپیٹ میں آ جائیں گے جس سے نمٹنے کے ذرائع مفقود ہیں۔ مہنگی عورتوں کے دلال بھوکے مریں گے، ولایتی شراب کی جیسی تیسی درآمد بھی بند ہو جائے گی، کئی سرکاری محکمے کنگال ہو جائیں گے۔۔۔ اور سب سے بڑا خطرہ یہ ہے کہ سیٹھ نہ رہے تو مدرسوں میں واقعی اسلام آ جائے گا اور ٹکے ٹکے کے لوگ روٹی کپڑے کے مالک بن جائیں گے۔ اس قومی سانحے سے بچنے کا صرف ایک طریقہ ہے:

بھوکے ننگوں کی مکروہ نسل کا صفایا کر دیا جائے! یہ تاریخی کارنامہ سرانجام دینے کے لیے سب سے پہلے ایک انتہائی اعلیٰ سطحی تفتیشی کمیشن تشکیل دیا جائے جس کی سربراہی ظاہر ہے کہ جلالت مآب صدرِ مملکت خود فرمائیں گے۔ دیگر اراکین میں ۵/عدد ستم گزیدہ سیٹھ، ۲۰/عدد مظلوم نائکائیں، مختلف مدارس کے ۵۰/عدد جہاں دیدہ مہتمم، ۶۵/عدد حاضر سروس جرنیل، ۸۰/عدد بالغ نظر کالم نویس، اور موجودہ کابینہ کے ماشاء اللہ ۵۰۰/عدد زیرک وزیر شامل ہوں گے۔ محترم وزیر اعظم اس عریض الاساس کمیشن کے کنوینر اور خازن ہوں گے۔ یہ غیر جانب دار اور با اختیار کمیشن سو فیصدی اتفاقِ رائے کے ساتھ یہ رپورٹ نشر کرے گا کہ اس بات کے سخت اندوہ ناک مگر حتمی شواہد ملے ہیں کہ ہمارے سب غریب القاعدہ کے تنخواہ دار رکن ہیں اور ڈبلیو ٹی سی کی مسماری میں بنیادی کردار انھی کا ہے۔ خفیہ قومی اور بین الاقوامی ایجنسیوں نے ہمنا اس اداروں کے تعاون سے ہزاروں چھینیاں اور ہتھوڑیاں برآمد کی ہیں جن کے بارے میں یقین ہے کہ ۹/۱۱ کی توڑ پھوڑ میں انھیں استعمال کیا گیا تھا۔ بس اتنا سا نشریہ کافی ہوگا۔ سیٹھوں کی نسل نایابی کے خطرے سے نکل آئے گی اور ہماری انسانی ذمہ داری بھی باحسن الوجوہ پُوری ہو جائے گی۔

۶۔ آلودگی پھیلانا غدّاری ہے۔ اس کی سزا موت ہے۔ اب تک کی

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com



معیاری تفتیش سے یہ ثابت ہو گیا ہے کہ آلودگی کی پیدائش غریب بستیوں میں ہوتی ہے اور افزائش مدرسوں میں۔ جب کہ اسے پھیلانے کا کام ہوا کرتی ہے۔ غریبوں کی گردن مارنے کے لیے بین الاقوامی تجارتی اداروں نے یقین دہانی کروائی ہے کہ اُن کے مشاق اور چابک دست جلاّد یہ نازک کام نہایت صفائی سے کر دیں گے، مدارس کے لیے امریکا بجلی کی ہزاروں کرسیاں امداد میں دے گا اور ہوا کو پھانسی ہم خود دیں گے۔

۷۔ فطرت جغرافیے میں خاصی کم زور ہے۔ دُنیا کے نقشے میں اسی وجہ سے بہت سی خرابیاں پیدا ہو گئی ہیں۔ مثلاً پاکستان اور امریکا کو ایک ہونا چاہیے تھا مگر انھیں دو دِکھایا گیا ہے۔ ہم اس بدترین ناانصافی کو برداشت نہیں کریں گے۔ ہم امریکا کا اٹوٹ انگ بن کر دکھائیں گے، خواہ ہمیں فطرت کو جبراً جغرافیہ پڑھانا پڑے۔

۸۔ سونا اگلوانے کے لیے زمین سے مذاکرات کیے جائیں گے۔ یہ مذاکرات کامیاب نہ ہوئے تو دہشت گردی ایکٹ کو خصوصی طور پر بروئے کار لاکر عمر قید کے علاوہ اس پر بھاری جرمانہ بھی عائد کیا جائے گا۔ ہماری جیلوں میں فی الحال اتنی گنجائش نہیں ہے کہ کسی عظیم الجثہ قیدی کے لیے کافی جگہ نکالی جا سکے، لہٰذا کوشش کی جائے کہ وطن عزیز کے حصّے کا خلا اس انتہائی حساس مقصد کے لیے کام میں آ جائے۔ خلا میں چار دیواری کی تعمیر کو ہمارے ماہرین نے تقریباً یا شاید کلیتہً ناممکن قرار دیا ہے، البتہ خار دار تاروں کی باڑھ نسبتاً آسانی سے لگائی جا سکتی ہے۔ بس مٹّی اور لوہا درکار ہو گا جو زمین ہی سے مِل جائے گا۔ اس کے لیے دوسرے مذاکرات کا بندوبست بھی پہلے سے کر رکھا جائے۔

زمین کو دونوں مذاکرات کی دعوت ایک ہی ڈاک سے ارسال کر دی جائے۔



## صدر بُش کا خطبۂ جمعہ

جارج ولیم بُش ساری دنیا کے حاکم ہیں، آں جناب کے ہم وطن آپ کو مسخرہ صدر کہتے ہیں، جب کہ کویت، قطر اور بحرین میں آپ کے اسم مبارک کے معاً بعد زرّیں قوسین میں جلّ جلالہٗ کتابت کیا جاتا ہے۔ سعودی عرب اور پاکستان میں سرکارِ عالی کا نام علیہ السلام کہے بغیر نہیں لیا جاتا، لیکن افغانستان، عراق اور ایران میں آپ کی مقدّس شبیہ کو پھٹے پُرانے جوتوں پر ٹانک کر متعفّن زمینوں کی سیّاحی کی جاتی ہے۔۔۔

یقین تو نہیں آتا مگر بعض ثقہ حضرات سے مروی ہے کہ حال ہی میں آپ نے قہر و جلال کا ناطق مجسّمہ بن کر مسجد الجابر الصباح میں جمعے کا خطبہ دیا اور نماز ختم ہونے تک مسجودیت کی کُرسی پر آتشیں ستون کی طرح مستوی رہے۔ ذیل میں وہ تاریخی بلکہ تقدیری خطبہ نقل کیا جاتا ہے تاکہ سب اہلِ ایمان عبرت پکڑیں اور اپنے ہدایت یافتہ حکام کی پیروی میں ثابت قدم رہیں۔

☆

”شروع کرتا ہوں میں اپنے نام سے
جس کی گونج نے خداؤں کو بہرا کر دیا ہے

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com



تعریف تو بس میرے لیے ہے
کیونکہ میں خالق ہوں آگ کا
جو آواز کو بھی راکھ کر دیتی ہے
اور وہ کلھاڑی بھی میری ایجاد ہے
جو اُس درخت کو چیرتی ہے
جس کی چھاؤں پیغمبروں کا ترکہ ہے
میں نے قدیم الواح پر منقش سورج کو
کُھرچ کر آفاق بدر کر دیا ہے
اور اساطیری مدار پر گرداں سیّاروں کو
ہر کہکشاں سے حذف کر دیا ہے
میں وہ ہوں کہ وقت کو ضبط کر کے
دن سکیڑتا ہوں اور رات پھیلاتا ہوں
تاریخ کے زہریلے الاؤ سے اٹھنے والا دُخانی بگولا
میری ہی مخلوق ہے
اے حقیر لوگو!
تمہاری مناجاتوں نے آسمانوں کو آلودہ کر رکھا ہے
میرے سوا کون ہے جس کی حمد بد بدائی جائے
میرے غدّار بندو، سُن رکھو!
میں نے پروردگاری کا مُشبّک سائبان گرا دیا ہے
جس کی تلخی چھاؤں میں تم تکبّر کا پودا کاشت کرتے تھے
ایک جنگلی گھاس کی طرح میں تمہاری دلدل نگل جاؤں گا



جس میں تم پہاڑا گانے کے لیے کنکر بویا کرتے ہو۔۔۔

تم بلبلے میں گھات باندھ کر
طوفان شکار کرنے چلے ہو!
ہٹ جاؤ
میرا کانٹا سمندر کے حلق تک پہنچتا ہے
اور میرا جال گردابوں سے بھرا ہے

تم بیمار چھپکلی کی طرح
اس بُھر بُھری دیوار سے کب تک چپکے رہو گے
میری روٹی کڑوی لگتی ہے
اور اپنے خداوند کا خالی دسترخوان
کھرکھراتے سینے سے لگائے
ایک بے معنی شکر کی گردان کرتے رہتے ہو!
تم کسی بہت ہی ویران ساحل پر مرنے والے کیکڑوں کی ڈھیری ہو
جنھوں نے سکرات کے آخری لمحے میں
نیلمیں آسمان، شیریں دریا،
اور روشن دن کی خریداری کی تھی

مجھے تمہاری حماقتوں پر رونا آتا ہے
لیکن خداوندگار رویا نہیں کرتے

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com



جو آنکھیں آگ سے صیقل ہوتی ہیں
اُن کے اندر آنسو بہانے والے غدود نہیں ہوتے
بہر حال، اب میں تمھیں مرتے وقت ایسا اسراف نہ کرنے دوں گا
تم نے میرا بازار نہیں دیکھا
تمہاری دو ٹکے کی زندگی بھی کافی ہے
اونٹوں کا اک گلہ انبار کرنے کے لیے
کون کر سکتا ہے فیّاضی میں میری برابری
فقیروں کی آزادی، مسکینوں کی غیرت،
غلاموں کا دین اور مُردوں کا خدا۔۔۔
میں یہ کھوٹے سکّے بھی نہیں پھیرتا

مہربانی کے اس سودے کی قدر کرو
اور ناشکری کے اڑیل ٹٹو سے اُتر آؤ
میری غضب ناکی سے ڈرنے کی کوشش کرو
یہ کوشش کامیاب نہ ہوئی تو جان رکھو!
میں طغیانی کی ماں کا آخری شوہر ہوں
سلام ہو مجھ پر
کہ گھورے پر بھنبھناتی مکّھیوں
اور جوہڑ پر کندہ کائی کو بھی نظر انداز نہیں کرتا
میں روٹی کو روٹی دیتا ہوں
اور پانی کو پانی



مجھ سے مانگ کر تو دیکھو
میں سورج کو کمبل دوں گا،
سمندر کو نمک اور پہاڑ کو چھتری۔۔۔
زمین کا پیٹ بھر دیا ہے میں نے
لذیذ آدم زادوں سے

واقعی میری بڑی شان ہے
کویت کے سارے مینڈک، قطر کے تمام بجُو،
اور بحرین کے سب گرگٹ مجھ پر ایمان لا چکے ہیں
اے برف دھونکنے والے ہٹ دھرمو
کیا تم ان سے بڑے مسلمان ہو؟
ذرا پاکستان کے حاکموں سے پوچھو
اُس اجرِ عظیم کے بارے میں
جو اُنھیں میری قدم بوسی کے طفیل ملا ہے
کیا یہ معجزہ نہیں کہ میرے سب خانہ زاد
سرِ دست رسوائی کی موت سے محفوظ ہیں
بچارے مسلمانوں کے پاس بس ایک خواب رہ گیا ہے
میرے وفادار کتّوں کی لاش پر تھوکنے کا خواب!

دراز ریش گڈریوں کا مضحکہ خیز لشکر
جس کی چراگاہوں پر تھوہر لیپ دی گئی ہے

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com



جس کی بھیڑیں جووں کے بوجھ سے ہانپ رہی ہیں
اس کے سورما مرگھٹ کے چیونٹوں کی طرح مجھے للکارتے ہیں
میں ان باتونی جرثوموں کو خُردبین سے دیکھتا ہوں
اور ان کا رجز سُننے کے لیے
اپنی الوہی سماعت کو کام میں لاتا ہوں
مبارزہ طلبی کا شور
اُس مینڈھے کی چیخ ہے
جسے قربان گاہ کی ٹھنڈی سِل پر پچھاڑا گیا
آلِ صباح کو بشارت ہو کہ ما بدولت نے
انھیں اپنی بندگی میں قبول کیا
میرے ان مخلص غلاموں نے جس دلیری کے ساتھ
اپنے سابقہ رب سے بغاوت کی
اُس کی ناقدری نہ کی جائے گی
اور ان میں سے ہر ایک اُس خاص الخاص پٹے سے نوازا جائے گا
جس پر میں بدستِ خود مہر خوشنودی ثبت کرتا ہوں

غیر حاضر سامعین بھی سُن لیں
زمین کی چادر پر جگہ جگہ دھبّے پڑ گئے ہیں
افغانستان، عراق، ایران، شام ----
اور ہاں پاکستان بھی!
یہ سب غلاظت کے جزیرے ہیں



میں ان پر سے، ناک پر رومال رکھ کر،
اونچی لہر والے زخّار سمندر بہاؤں گا
اگر کسی نے مزاحمت کی تو میرے پاس ایک آگ ہے
جس کا شُعلہ پورے قامت سے بلند ہو جائے تو
آسمان پر چنگاریوں کی جھڑی لگ جاتی ہے

مسلمانو! تم ناشکری کی بساند سے بھر چکے ہو
تمہاری دُعاؤں کے غبار آلود خیمے
میرے صحرا پر ثبت ہیں
تمہاری خیالی کشتیاں
میرے دریا پر چسپاں ہیں
وہ ہوائیں میری ہیں
جنھیں سرقہ کر کے
تم حق کا جھنڈا لہراتے ہو
وہ ستارے میرے ہیں
جنھیں ورغلا کر
تم تقدیر کا زائچہ بناتے ہو
طیش کا خار دار شعلہ بہت دراز قد ہے
پھر بھی میں نے تحمّل کی چادر چھوٹی نہ پڑنے دی
مگر تمہاری سرکشی
جہنم کی ترائی میں واقع بانس کا جنگل ہے

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com



جسے زر دُرو خطیب سیراب کرتے ہیں

بہت ہو چکا، بس!
اب میں اس منحوس باڑھ پر روک لگاؤں گا
اس سے پہلے کہ تمہاری نمک حرامی
میرے دستِ رزّاق کو کہنی تک مفلوج کر دے
میں تمہاری تھوتھنیوں پر بھوک کے توبڑے کس دوں گا

بدنصیبو!
تمہارے بچے موت کے گہوارے میں پالے جائیں گے
تمہاری بستیاں منسوخ نقشوں میں بسائی جائیں گی
تم تاریخ کے گنبد کی متروک گونج بن کر
ہر لفظ کے حافظے سے خارج کر دیے جاؤ گے
آوازوں کا اندوختہ خاموشی ہے
جسے تم نے بے دردی سے ضائع کر دیا
میں نے تمھارا انجام ہر تختی پر رقم کر دیا ہے

کوئی ٹھکانا ہے میری طاقت کا
میں لفظوں کو مارتا اور جلاتا ہوں

ہاں تو میں فرما رہا تھا



سکوت، شور کا سَت ہے
یہ قولِ زرّیں حفظ کر لو
ایمان، ضمیر، قوم ---
سب کے اچھے دام مل جائیں گے
ورنہ گاہکی کا نقاب میرے چہرے پر بار ہے
یہ اُتر گیا تو پھر آگ تم سے مذاکرات کرے گی
اُس کے آگے دکھانا خطابت کے جوہر ---

لکھ لو!
تمہاری دُنیا نابودی کی منزلیں حفظ کرے گی
ریگستان، سراب میں غرق ہو جائیں گے
پہاڑ سنگسار کیے جائیں گے
اور آسمان ضبط کر لیا جائے گا
میرا قہر پاگل سانڈ ہے
مت دکھاؤ اسے سُرخ رومال!
ورنہ تم راکھ کے پیڑ کی چھاؤں میں رہو گے
اور اسی کا پھل کھاؤ گے

ایران کے مقبرہ ساز شیخی خورے اچھی طرح جان لیں
یہ اوندھائے ہوئے زرد پیالے
میرا راستا نہ روک سکیں گے

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com



میرے جلال کی آندھی گرز لے کر چلتی ہے

اور پاکستانی بھی سُن لیں
میری بوری میں سوراخ ہوا
تو ان کے تمام بل میرے کتّوں کو ازبر ہیں
اور مجھے چوہوں کا بہت تجربہ ہے
خاص کر ایسے چوہوں کا جن کے دانت جھڑ چکے ہیں
یوں بھی پاکستانیوں کی اکثریت پوپلی ہے
ان کا حاکمِ اعلیٰ میرا طوق یافتہ ہے
اسی لیے میں ان کی بڑھکوں پر مُنھ کھول کر ہنستا ہوں
تاکہ یہ لوگ میرے نکیلے دانتوں کی زیارت کر لیں
اور اپنی اوقات کی طرف پلٹنے کا راستا بھی بند نہ پائیں

اے اسامہ، اے ظواہری، اے زرقاوی!
تم مُردہ بجلیاں ہو، پتھرائے ہوئے طوفان ۔۔۔
مجھے تم پر ترس آتا ہے
وہی سحابِ سیاہ تمھیں زنجیر کرے گا
جو تمہاری زاد بوم ہے
جس قوم کے لیے تم نے اپنی زندگی
ڈراؤنے خوابوں کی سرنگ میں جھونک دی
دیکھا میں نے اُس کو



گوشت چڑھی تازہ ہڈی کے روزینے پر
شکاری کُتوں کی فوج بنا دیا
جو تمہاری بُو سونگھتی پھر رہی ہے
تم ان کے ہاتھ لگ گئے تو یقین رکھو
قبر میں صرف تمہارا نام جائے گا، جسم نہیں

ان سر پھروں نے جس قوم کو
عظمت کے آفاقی قرطاس پر نقش کیا تھا
آج وہی قوم
اُس قرطاس کو چبائے ڈال رہی ہے
میری ہشکار رائگاں نہیں جاتی، دیکھ لو
آج مسلمان اپنے ہی سائے پر غرّاتا ہے
اور اپنی ہی گردن پر دانت گاڑتا ہے
میں نے اسے باور کرا دیا ہے
کہ تمہارا بہترین راتب
تم خود ہو!

میرا خُطبہ تمام ہوا
اب میں جلالت کے منبر سے نزول کر کے
معبودیت کی کُرسی پر جلوس کروں گا
میری بڑائی کو سراہو

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com



اس کرسی کی طرف مُنھ کر کے نماز کھڑی کرو
تحقیق میں ہوں سب سے بُزرگ
سب سے اونچا
سب پر غالب۔۔۔

قربانم شوید!



## ان پڑھ گونگے کا رجز

خاموشی میرا لشکر ہے
لفظوں کی دلدل
اور اس میں پلنے والی جونکیں،
یہ متعفّن آوازیں
میری یلغار کے آگے ثابت قدم رہیں گی؟
کیا تم واقعی ایسا سمجھتے ہو
کہ تمہارے میدان اتنے فراخ ہیں
کہ میرے اسپِ اصیل کو تھکا دیں گے،
تمہارے سمندر اتنے موّاج ہیں
کہ میرا زورق الٹ دیں گے،
اور تمہارے پہاڑ اتنے سنگلاخ ہیں
کہ میرا جھنڈا نہ تھامیں گے؟

دُشمن احمق ہو تو میرا غصّہ بڑھا دیتا ہے
سفاہت میری معیّنہ مقتول ہے

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com



اور خوش فہمی مقرّرہ مذبوح ۔۔۔۔
میری چنگھاڑ صورِ اسرافیل کا پیش آہنگ ہے
لفظ کی منمناہٹ سے پاک
اندھے سیّاروں کے ٹکراؤ کی مافوق سماعت گڑگڑاہٹ ۔۔۔
آواز کی مکمل منہائی کا شور
لکھے ہوئے لفظ کو بھی شق کر دیتا ہے
یہ عبارتیں تمہارا صف بستہ لشکر ہیں
فرضی ہتھیاروں سے مُسلح یہ لشکر
جسے خیالی قلعوں کے بُرج گرانے کا بڑا تجربہ ہے
اس کی نابودی میری ایک چُپ کے فاصلے پر ہے

یاد رکھنا!
میرے پاس کوئی رسّی نہیں ہوتی
جو تمہارے گلے میں ڈالنے اور
تمہارے ہاتھ باندھنے کے کام آئے
میرا فتراک ہمیشہ خالی رہتا ہے
اور میرے قید خانے کبھی آباد نہیں رہے
میں جنگ سے پہلے ہی دُشمن شمار کر لیتا ہوں
پھر مقتولین کی گنتی نہیں کرتا

سب جانتے ہیں



مجھ پر نیزہ پھینکنے والوں کی پسپائی ناتمام رہتی ہے
میری ہیبت سے زمین، مقناطیس بنتی ہے
اور ہوا کہربائی کرتی ہے

میرا شکار بجلیاں ہانکتی ہیں
موت میرا ترکش اٹھا کر چلتی ہے
اور میرا رتھ آندھیاں کھینچتی ہیں
لفظوں کے مکتوب جنگل اتنے گھنے نہیں ہیں
کہ تمھیں آگ کی بارش سے تر بتر نہ ہونے دیں
صرف ونحو کا سائبان اتنا بڑا نہیں ہے
کہ ستارۂ اجل تم سے اوجھل رہ جائے
کتابوں سے اتنی اونچی دیوار نہیں بنتی
کہ قتال سنّاٹا پھلانگ نہ سکے

کیا حسین دُنیا تھی
جسے تم نے لفظوں سے داغ دار کر دیا
اس کے تابندہ آفاق
ان پنجروں میں گھٹ کر ساقط الشّمس ہو گئے ہیں
کیسی زندہ زمین تھی
جس میں تم نے زہر بو دیا
کیسا روشن آسمان تھا

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com



جسے تم تاریکی کے مفہوم میں صَرف کر چکے ہو
تم نے شعور کو جھوٹا
اور فطرت کو گدلا کر دیا ہے
محض زبان کے چٹخارے کے لیے
تم نے وجود کا اثاث البیت
فرہنگوں کے مول بیچ کھایا

میں کائنات کی بازیابی کے لیے نکلا ہوں
میرا خنجر لفظ کا پیٹ چاک کرے گا،
معنی کی زنبیل پھاڑ ڈالے گا
اور کذاب اشاروں کے ہاتھ قلم کر دے گا
جنھوں نے سیّاروں کو گُمراہ کر رکھا ہے

بے زبانوں کو مژدہ ہو
حقیقت کا اصلی تناظر بحال ہونے کو ہے
تمہارے دشمن فصیلوں کے تصوّر میں محصور ہیں
سیاہ آئینے کی یہ مخلوق
جس کی منحوس پرچھائیں نے
ہر طرف شور مچا رکھا ہے
خود ہی اپنا مدفن ہے
میری آخری یلغار سے ہو جائیں گے سارے مناظر،



ساری آوازیں
آزاد
نا ملفوظ ---

urdukutabkhanapk.blogspot.com

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com



# صدرِ مملکت کا قوم سے خطاب

میرے عزیز ہم وطنو!

آج کا دن اس لیے بھی بہت اہم ہے کہ میں نے یہ فیصلہ کر لیا ہے بلکہ یوں کہنا زیادہ صحیح ہوگا کہ تمام فیصلوں کی طرح یہ فیصلہ بھی پُوری شائستگی کے ساتھ مجھ سے منوایا گیا ہے یا پھر یہ کہہ لیجیے کہ میرے دل میں پہلے سے موجود ایک بڑی تمنّا کو معیاری امریکی زبان میں فیصلے کی شکل عطا کی گئی ہے کہ تاریک خیالی ، تنگ نظری اور انتہا پسندی کے اس بیزار کُن اور بے رنگ ماحول کو ختم کر دیا جائے جسے اسلام کی غلط بلکہ صحیح تعبیر نے پیدا کیا ہے تاکہ انسان کے حقیقی مطالبات، مثلاً: لامحدود آزادی، نامختتم غلامی وغیرہ کا گلا گھونٹ دیا جائے اور انسانوں کو جانور بننے کے مقدّس تجربے سے محروم رکھا جائے یہاں تک کہ چند بے معنی اور غیر متمدّن تصوّرات عالمگیر وبا کی صورت اختیار کر جائیں اور غیرت ، بندگی اور گناہ و ثواب کے کھوسٹ گدھ پاگل ہو کر زندوں کو بھی مُردہ قرار دے دیں اور اس کے نتیجے میں عورت مظلومی کی انتہا پر پہنچ کر محض ماں ، بہن بن کر رہ جائے اور مردوں کو آنکھیں فضول لگنے لگیں جس کی وجہ سے خوبصورتی بہرا اور کھرّ درا مجسمّہ بن جائے جس کی پرچھائیں مٹّی کو بانجھ کر دیتی ہے ایک پُر اسرار نحوست کی مدد سے جو انسان کا پیچھا کرتی رہتی ہے تیز رفتار جس کی طرح جسے بستر



کو ویران کرنے اور آنکھ کو غیر آباد رکھنے میں ایسی مہارت حاصل ہے کہ مجھے یہ حکم جاری کرنے کی واجب التعمیل درخواست موصول ہوئی ہے کہ مسلمانوں کے معبد اور کتاب پر کڑی نظر رکھی جائے جہاں سے اس حبس کو پھیلنے پھولنے کی تربیت ملتی ہے اور روشن خیالی کو رواج دینے کے لیے بادلِ ناخواستہ اسلام کا نام لینا پڑتا ہے حالانکہ کون نہیں جانتا کہ ریشمیں غالیچہ ایسے گھوڑے کے آگے نہیں بچھایا جاتا جس کے سُم پتھر پگھلاتے ہیں اور کنکر کو انگارہ بناتے ہیں.....

عزیز ہم وطنو!

مجھے بے دین کہنے والے جھوٹے ہیں۔ ان کا بس نہیں چلا ورنہ سکولوں اور مدرسوں میں یہ پڑھایا جاتا کہ گینڈا، گینڈا نہیں ہے، لومڑی ، لومڑی نہیں ہے ، چوہا، چوہا نہیں ہے۔۔۔

بھلا بتایئے ! پیغمبر بھی کہیں بے دین ہوئے ہیں

میں تمھیں حقیقت کی تہ تک پہنچانے کے لیے بھیجا گیا ہوں

ایک خالص خلا۔۔۔ بھاری پانی کا مگر مچھ یا آتش فشاں کے دہانے میں رہنے والا اژدہا!

جس کے معدے کی لامکانی فضا حافظے کے لیے اکسیر ہے

وہاں ایک دُنیا آباد ہے جو ہماری دُنیا سے زیادہ قدیم ہے۔ اُس کی پُوری تاریخ میں نسیان کے کسی مریض کا سُراغ نہیں ملتا

عام سے عام آدمی بھی اتنا شعور بہر حال رکھتا ہے کہ اس حقیقت کو فطری ڈھب سے تصوّر کر سکے کہ نہنگ و اژدر کے پیٹ کا یاد آور دباؤ اتنا مسلسل ، متوازن اور ہموار ہوتا ہے کہ اس کے مشمولات سوء حافظہ کے عذاب سے خلقۃً

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com



محفوظ ہو جاتے ہیں

عزیز ہم وطنو! میں نے وہ نیم مدوّر گھراؤ سیر کیا ہے
وہاں اندھیرے کی تیز رفتاری کا یہ عالم ہے
کہ تم دیکھ لیتے تو روشنی کو اُس چیونٹی سے تشبیہ دیتے
جس کے پاؤں سو گئے ہوں
خبردار! انھیں مالش وغیرہ سے جگانے کی کوشش نہ کرنا
ورنہ اندھیرے کی خوں خواری کا شُہرہ تم نے بھی سُن رکھا ہوگا
کالا چیتا ہمیشہ بھوکا ہوتا ہے
کاہل چیونٹیاں اور ان کے رکھوالے
اس کی بھوک بڑھا دیتے ہیں
اور ویسے بھی جہنم کو تیل کا پیپا جھانکنے کی دعوت دینا
کوئی دانش مندی نہیں ہے

عزیز ہم وطنو!
میری تقریر کے خاتمے کا انتظار
تمہارے لیے یقیناً بہت تکلیف دہ ہوگا
مژدہ ہو کہ میں بس ایک بات کہہ کر
تمھیں اس تکلیف سے نجات دے رہا ہوں :
میری پیغمبری، وحی سے عاری نہیں ہے
لیکن مجھے فرشتوں کا عجیب وغریب حُلیہ پسند نہیں ہے



اور آسمان دُور بھی بہت ہے
اس لیے میں نے مناسب سمجھا
کہ وحی کا مبدء بدل دیا جائے
اور اس کے فرسودہ روایتی ذرائع بھی ترک کر دیے جائیں
پس میری وحی ایک بیضوی حجرے سے آتی ہے
جسے میں ٹیلی فون پر وصول کر لیتا ہوں۔۔۔۔۔
سو عزیز ہم وطنو!
اپنی خوش بختی پر ایمان لے آؤ
شاباش!

☆

urdukutabkhanapk.blogspot.com

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com



## ہجو

میرا دل چاہتا ہے
گالیوں کی ایک قمیص تیار کروں
اور اُن جذامی مجسموں کو پہنا دوں
جو ہمارے دارالحکومتوں کے قلب میں نصب کر دیے گئے ہیں

نجاست کے یہ مینار
خوں آشام چمگادڑوں کے کابک ہیں
اور ایسی آوازوں سے بھرے ہوئے ہیں
جو کسبیوں کے رحم میں گونجتی ہیں

مگر میں کیا کروں
گالیاں بوئی نہیں جاتیں
انہیں کاتا نہیں جا سکتا
اور پھر مجھے خیاطی بھی نہیں آتی.....
انسان نے اگر صحیح سمت میں ترقی کی ہوتی



تو مجھے ان مجبوریوں کا سامنا نہ کرنا پڑتا
جن کی وجہ سے میری نفرت بانجھ عورت کی طرح
ایک خود سوز شعلہ بن کر رہ گئی ہے.....

مجھے ایک آتش فشاں پہاڑ کی تلاش ہے
میں اُسے شہد کے چھتے کی طرح نچوڑوں گا
اور اس کا سارا لاوا ان ایوانوں پر انڈیل دوں گا
جہاں چھپکلیاں فائلوں پر دستخط کرتی ہیں
اور بھیڑیے قوم سے خطاب کرتے ہیں

میں ایک بھونچال بھی ڈھونڈ رہا ہوں
اُن دیواروں پر دے مارنے کے لیے
جن کے پیچھے غلامی کی تاج پوشی ہوتی ہے
اور غداری کو سلامی دی جاتی ہے.....

کاش یہ چیزیں مجھے جلدی مل جائیں
ورنہ ریاض اور کویت ہم نسب گیدڑوں کا بیت الخلا بن جائیں گے
دوحہ اور بحرین امریکیوں کے زخم سے ابلتی پیپ میں بہ جائیں گے
میں اُس دن کے سورج کو روکنے نکلا ہوں
جو تمہیں دکھانے آ رہا ہے
قاہرہ اور عمان پر حکومت کرنے والے چوہوں کو

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com



طاعون کا فرمان جاری کرتے ہوئے
بغداد اور تہران کے مسند نشین کوّوں کو
متروک گورستانوں میں جفتی کرتے ہوئے
دمشق اور اسلام آباد میں مبروص بوزنوں کو
صدارت کا حلف اٹھاتے ہوئے.....

میں سوچتا ہوں آوازیں جمع کرلوں
لیکن زمین پر زیادہ آوازیں دستیاب نہیں
اور جو ہیں بھی ان میں منمناہٹ بہت ہے
ویسے بھی مٹّی کو بولنے یا چیخنے کی مشق نہیں ہے
مجھے تو ایسی آوازوں کی ضرورت ہے
جن میں میرا غصہ پورا سما جائے
جو میری آگ کو خیانت کے بغیر
میرے دشمنوں تک پہنچا دے
ایسی قتال آوازوں کے لیے
مجھے کئی سیّارے چھاننے ہوں گے
مگر کہیں یہ نہ ہو کہ آوازوں کا ایک جہنم اٹھائے
میں واپس آؤں
تو اس وقت تک یہ بے شرم کباڑیے
سماعت کا بھی سودا کر چکے ہوں.....



## مجذوب کا رجز

تنہ نا ہا یا ہو
تنہ نا ہا یا ہو

گم ستاروں کی لڑی ہے
رات ویران پڑی ہے
آگ جب دن کو دکھائی
راکھ سورج سے جھڑی ہے
غیب ہے دل سے زیادہ
دید آنکھوں سے بڑی ہے
گر نہ جائے کہیں آواز
خامشی ساتھ کھڑی ہے
لفظ گونگوں نے بنایا
آنکھ اندھوں نے گھڑی ہے
رائی کا دانہ یہ دنیا

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com



کوہ ساری یہ اڑی ہے
وقت کے پاؤں میں کب سے
پھانس کی طرح گڑی ہے

کتنی بدرو ہے یہ، تھو تھو
تنہ نا ہا یا ہو

طرفہ دام و رسن ایجاد!
میں ہوں سیاروں کا صیّاد
از فلک تا بہ زمیں ہے
گرم ہنگامۂ بے داد
آتشیں آہ یہ خورشید
اور افق ہے لبِ فریاد
چرخ کے شور میں رکھ دی
میں نے سناٹے کی بنیاد
کرۂ بود و عدم ہے
میرے چوگان کا ہمزاد
وحشت انباریِ دل ہے
دانہ دانہ شجر افتاد
آسماں میرا مصاحب
وقت ہے بندۂ ارشاد



پانی ہے پانی میں غرقاب
جال ہے جال سے آزاد
آگ ہے آگ میں ساکن
خاک ہے خاک سے آباد
دشت ہے آبلہ مقدار
عکس ہے آئنہ میعاد

آنکھ کی اصل ہے آنسو
تنہ نا ہا یا ہو

نہیں جو شعلہ بھی حرّاق
آگ کرتی ہے اسے عاق
رات رہنے نہیں دیتی
شمعِ کشتہ کو سرِ طاق
جیشِ قہارِ جنوں کا!
ہے ہواؤں سے یہ میثاق
کسی آندھی سے نہ ہوگا
سرنگوں رایتِ عشاق
دشمناں تم کو بشارت
میں وہ سیّاف ہوں مشّاق
دستِ خوں ریز میں جس کے

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com



زہر ہستی کا ہے تریاق
جس کا نیزہ ہے سپر دوز
جس کی شمشیر ہے برّاق
جس کا شب دیز بلا خیز
چابک و پُر دم و سبّاق
جو ہے غارت گرِ آواز
خامشی کے لیے قزّاق
برگ جس کا چمن آہنگ
ذرہ ہے باد یہ مصداق
زور جس کا ہمہ امکاں
شور جس کا ہمہ اطلاق
ایک شعلے میں ہوا صرف
گلخنِ انفس و آفاق

دل ہوا درد پہ یک سو
تنہ نا ہا یا ہو

حاملِ لشکر و رایہ
میں ہوں طوفان کی دایہ
بادیہ گردوں کی میراث
جلتی دیوار کا سایہ



ہے مری چاہ پہ موقوف
دورِ دولابِ عنایہ
ہے مری پیاس کا مرہون
گردشِ چرخِ سقایہ
حضرتِ عشق سے مروی
ہے یہ دل اصلِ روایہ
روحِ طیار کی پرواز
ہے الٰہی غیر نہایہ
میرے دریا میں نہ ڈالو
کوزۂ کنز و ہدایہ
جذبِ سر شارِ فنا کا
مرگ ہے ایک کنایہ

میں ہوں قتال من و تو
تنہ نا ہا یا ہو

میری تنہائی سے ہشیار
اس کی گہرائی سے ہشیار
سب زمانوں کو منادی
لحظہ پہنائی سے ہشیار
غیب در غیب ہے اک شور

urdukutabkhanapk.blogspot.com

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com



چشمِ سودائی سے ہشیار
چھپنے والے کو سنا دو
میری بینائی سے ہشیار
دشت کتنا ہی بڑا ہو
آبلہ پائی سے ہشیار
ماہیاں! چشمۂ دل کی
ہفت دریائی سے ہشیار
اے خدایانِ یم و رود
سیلِ صحرائی سے ہشیار
ہاں مبارز طلباں! ہاں
میری پسپائی سے ہشیار
بازِ اشہب ہے مرا تیر
اس کی اونچائی سے ہشیار
بھاگو بھاگو مری چپ سے
نیز گویائی سے ہشیار

میں بلا خیز بلا خو
تنہ نا ہایا ہو

رختِ بینائی ہوئی آگ
آنکھ تک آئی ہوئی آگ





بانیِ نارِ جہنم!
میری ٹھکرائی ہوئی آگ
دو جہاں پھونک چکی ہے
یہ مری لائی ہوئی آگ
میرے سینے سے نکلتے
دیکھو گھبرائی ہوئی آگ
شعلۂ نحس کا معدن
ایک پتھرائی ہوئی آگ
اے دُخاں زاد غنیمو!
تم ہو کجلائی ہوئی آگ
کرے حمّامِ و غاگرم!
وہ بھی مرجھائی ہوئی آگ!
میرے آگے سے اٹھالو
اپنی دنیائی ہوئی آگ
کم نہ ہو شعلہ برابر
میری رکھوائی ہوئی آگ
عرش تک دل کی پہنچ ہے
یہ ہے نپوائی ہوئی آگ
لوحِ تقدیر پہ ہے ثبت
میری لکھوائی ہوئی آگ
ہے مرا حرفِ مکرر

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com



جیسے دہرائی ہوئی آگ
رکھتی ہے کشتِ فنا سبز
میری برسائی ہوئی آگ
اب ہے آنکھوں سے مخاطب
دل کو سنوائی ہوئی آگ
گنجِ ویرانۂ جاں ہے!
ایک دفنائی ہوئی آگ
اشکِ گرم آنکھ سے نکلا
یا کہ دھلوائی ہوئی آگ
آبِ شمشیر پہ دم کی
میں نے پڑھوائی ہوئی آگ

آگ ہے زخم کا دارو
تنہ نا ہایا ہو



## بہلول کا رجز

تھک تھک، تھک تھک تھیّا
گھوم چکا ہے پہیّہ

میرا جھنڈا آگ نے تھاما
میرا گھوڑا برق نے تھپکا!
میرا گرز غضب ناکی کے
لانبے پیڑ کا ٹپکا!
میرا نیزہ جہاں سوزی کا
سب سے اونچا لپکا
میری چنگھاڑ ہلاکت کی باڑھ
میرا نفس دوزخ کا بھپکا
انفس میں آفاق میں ہر سو
شور مری دھپ دھپ کا
موت ہے جس انبار کا دانہ

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com



مال ہے آدھی لپ کا
تھک تھک، تھک تھک تھیّا
گھوم چکا ہے پہیّہ

میرا دشت ہے ویرانی کا سوتا
میرا دریا طوفانوں کا گہوارہ
میری ہوائیں وادیِ ہیبت کی سیّاح
میرا بگولا چرخِ سیہ کا سیارہ
میرا دن سورج کا قاتل
رات سیاہی کا فوارہ
میرا اک لمحہ بھی جیسے
وقت کے ہاتھوں میں انگارہ
میں جلتی دیوار کا معمار
آگ ہے میرا گارا
شعلہ شعلہ گھوم رہا ہے
میرے غضب کا ہرکارہ
دیکھو فنا کے لاکھوں ہاتھ
پیٹ رہے ہیں نقارہ

تھک تھک، تھک تھک تھیّا
گھوم چکا ہے پہیّہ



## تیسرے امام کی منقبت

تیری آواز قرآن کی ہم لحن ہے
مولا!
تیرا ہاتھ رسول اللہ کا ہاتھ ہے
ید اللہ کے سرمدی لمس کا وارث!
غیب و شہود کی منتہا در منتہا یکجائی کے نورانی سمٹاؤ میں
تو قائم کیا گیا الوہی تھام کے ساتھ
احمد مختار کی دست گیر سہار کے ساتھ

مالک الاشتر کی خبیث تلوار
قرآن کے حلقوم پر گری تھی
اُس شیطان کی ضرب نے
ابوالقاسم کے دستِ مبارک کو گزند پہنچائی
تیرے دشمنوں نے اسلام کے شاداب شجر پر زہراب چھڑکا
اور مدینے کی پاک مٹّی میں خباثت کاشت کرنے کی ٹھانی

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com



دوزخ کے کتوں کی مکروہ غراہٹوں نے
حیا اور سخاوت کے ملکوتی آفاق سے طلوع ہونے والے
سورج کی مقدس پیشانی کو پُر خراش کر دیا
نجس نیتوں کے تعفن نے ابلیس کی ریاح کی طرح طغیان کیا
اور کچھ ایسی آنکھوں کو بھی گدلا کر دیا
جنھیں نبی کی مزکّی رویت نے پاکی تلقین کی تھی
شیطانوں کا بدبودار جھنڈ
اُس گلِ تر کو برگ برگ کرنے نکلا تھا
جس کی تزئین میں بہار کا سارا اندوختہ صرف ہوا تھا
احسان فراموش خنزیروں کا ریوڑ حقارت سے ہنکا دیا جاتا
قبطی بندروں کا منحوس جتھا ایک ہش سے کھدیڑا گیا ہوتا
کفر کے راتب پر پلنے والا گیدڑوں کا قبیلہ
کھائے ہوئے بھوسے کی طرح پامال ہو چکا ہوتا
مگر اے مظلومی کے جاوداں آسمان
تو نے صبر کی چادر لپیٹے رکھی
اور اسمٰعیل کی وراثت کو اپنی عفیف گرفت سے نکلنے نہ دیا
تو نے گرنے نہ دیا رحمۃ للعالمینی کا سایبان ----
اور قاتل بچھوؤں کی تیزابی باڑھ
شیطان کی قے کی طرح اُس خاک پر پھیل گئی
جس سے افلاک اُگا کرتے تھے
اور جبریل نمو پاتے تھے



اے عثمان! اے امام مظلوم! اے وارث اسمٰعیل!
تو صبر کے قلعے کا سب سے اونچا بُرج ہے
حیا کے بہشتی خیام کی سب سے پکی سہار،
سخا کے آسمان کا سب سے روشن ستارہ----
تو بندگی کی محمدی اُٹھان پر استوار رکھا گیا
مولا! تیرا پیڑ ربّانی بلندیوں سے سینچا گیا
شور زدہ زمینوں کی سُنڈیاں تیرا پھل نہ کھائیں گی
نجاست نژاد چھچھوندریں تیری مطہر چھاؤں نہ کتریں گی
وہ سعید ساعت ابھی زمانے کے ضمیر میں نمو پا رہی ہے
جب خدائی جلال تیرے سب دشمنوں کو
ذلت اور نابودی کے میدان میں گھیرے گا
اور آگ کو نئی ڈیگ ملے گی
کہ ناگ پھنی کا جنگل جلا کر پاک رہے----
جہنم کے دھویں کا مشاق بگولا
سمیٹ لے گا زمین کا سارا خس و خاشاک۔

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com



## دیدہ نادیدہ

دیدن، دانستن ہے
بلکہ بودن—
اگر تمھارا دوست ہے کوئی مصوّر

آنکھ دست بردار ہو جاتی ہے خود سے
نادیدہ کے آگے
جب کہ لفظ، کسی اساطیری پرندے کا نام، چمکتا ہے
ایک دریافت ناشدہ کہکشاں کے بعید ترین ستارے کی طرح
اُس دل کے محاذات میں جو ملکوتی ڈھب سے انسانی ہے
اور دیدہ و نادیدہ کو ایک سا بوجھتا ہے

ایک بے قرطاس، نامنقش تصویر
جیسے کوئی عکس ماورائے آئینہ
کیا یہ واقعی تمھارا ہے میرے دوست؟
تم نے وہ اسپِ قدیم کیوں نہ بنایا



جس نے تاریخ کو نہ چھوڑا ہزیمت ناخوردہ
اور روانہ رکھی نیزوں کو محکمی اور آب داری
اس نے مسترد کر دیا خنجر کا رہنا
چنگھاڑتے سورماؤں کے ہاتھ میں

یہاں ہونا، وہاں نہ ہونا ہے
تم ذرا مہربانی کرو
قدرے کشادہ کر دو ان آفاق کو جیسے
ابھارتے ہو رنگوں کا پھیلاؤ
کیا تم وقت کو ابدی ہونے کی مہلت نہ دو گے؟
ایک منقوط بے انتی میں ملفوف!

سارا 'ابھی پن' ایک ذرا سی بوند ہے
کسی کم آہنگ رنگ کی جو ساکت ہے
تمھارے زمانہ قامت موقلم کی ڈھلواں بلندی پر.....
اور تمام 'ایں جائی' ڈھپی ہوئی ہے
ایک پرچھائیں سے کہ اتر رہی ہے
تمھارے بھرواں کینوس پر
ایسے اسلوبِ سایہ داری کے ساتھ جس سے
نابلد ہیں گھنے درخت اور اونچے شہ نشین اور افسانوی بادل
یہ ایجاد ہے ایک غیر ارضی تنہائی کی، اور

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com



تجلّی ہے اُس مزین شعلے کی جو
کندہ ہے ایک چراغِ تصویر پر
تمھارا دل گرم اور روشن رکھنے کے لیے—

یقیناً یہی وقت ہے
خالص ترین خالی پن کو تصویر کرنے کا
یہاں تک کہ ہو جائے دیکھا
ان دیکھا—



## ایک نابینا مصوّر کے لیے

ایک بگولا
دھکیل رہا ہے سیاروں کو
ایک نئی سمت میں، ایک بے جہت سمت!
ناکجائی میں واقع، رسائی سے خلقتۂ ماورا
تمھارا مو قلم لگتا ہے کسی ایسے قرطاس کے لیے وضع ہوا ہے
جو پوری دیانت داری سے ابھار دیتا ہے
کبھی نہ بننے والی تصویر کو

☆

urdukutabkhanapk.blogspot.com

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com



## ایک تأثّر

خاموشی ہمیشہ سے اتنی ہی گہری ہے
جتنی کہ کینوس سے ماورا تصویر—

تم ایسا نہیں سمجھتے کیا؟

آنکھیں جو ہمیں دی گئی ہیں
کسی اناڑی مصوّر کی گھڑی ہوئی آگ کے
شعلۂ سیاہ کے بالمقابل،
کافی ہیں نظر انداز کرنے کے لیے ہر چیز کو
جو ظاہر ہے رنگینی کے ساتھ
یہ اعلیٰ درجے کی سنجیدگی ہے،
ایک مکمل دماغ کی فوق الحافظہ گہرائی کا موتی
سیاہ، رخشندہ اور مہیب!

تصویر ناشدہ تمثال



کبھی نہیں ٹکتی اس آئینے کی پھسلواں سطح پر
جو خود عکس ہے کسی اور آئینے میں
پوری مہارت سے
انتہائی حماقت سے—
نہیں، میں نہیں دیکھ سکتا وہ غیر منقوط نقطہ
جو کشف سے عریض ہے اور مراقبے سے وسیع!

اب لازم ہے کہ تصویر کیے جائیں
خاموشی کی تہ، آگ کا باطن اور
مقدّس تنہائی!

تو کہاں ہے تمھارا برش؟

urdukutabkhanapk.blogspot.com

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com



## آنکھوں کی تجدید

آخر کار میرے دوست
تم نے آنکھوں کی تجدید کا فیصلہ کر ہی ڈالا
ان دیکھے کی دید ایجاد کرنے کے لیے
تم نے کیسے دریافت کیا کہ چیزیں
ایک اصیل نگاہ کے قابل نہیں رہیں
یہ ساری کائنات ایک سپاٹ تصویر ہے
جس سے اتنی جگہ بھی نہیں بھری جا سکتی
جو تمھارے کینوس میں خلقۃً موجود ہے۔

تم نے بہتر جانا کہ آنکھوں پر سے
کچھ پرتیں اتار دو
تا کہ وہ دیکھ لیں کیسے ایجاد کیا جاتا ہے
وہ منظر جہاں ہر شے نئے سرے سے
مشہود اور مصنوع اور موجود ہے۔



## ایک مصوّر سے

تمھارا کینوس
ایک رنگین طبل ہے
کسی متبرک چھڑی سے پیٹا ہوا!
اس کے مدوّر خلا میں
ایک ہمہ گیر سناٹا ہے،
ایک گلِ سرخ کسی مہر بند چمن کا!
کبھی آشکار نہ ہوا آنکھوں پر
جو کچھ زیادہ ہی دیکھتی ہیں

شبنم کے قطرے
واقعتاً صبح کے لائق ہیں
انھیں بے رنگی نے تصویر کیا ہے
کینوس کے نامکانی مرکز میں
جو تم نے حال ہی میں دریافت کیا ہے
ایک حتمی بلندی کی خالی گہرائی میں

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com



رات دکھلا رہی ہے
سورج کے قلب میں گرتا ہوا
ایک سیاہ سمندر،
مبہم، مخفی اور دھند لایا ہوا—
یہ رات سب انتہائیں پار کر چکی ہے
الگ تھلگ رہنے کی
ناموضوع ستاروں کے جُھرمٹ میں!

ہاں، یہ صبح ہے
کسی پیغمبر کا نشان بردار رتھ
نقشے کے باہر پہاڑوں، صحراؤں اور
جنگلوں سے آیا ہوا
جیسے ایک آسمانی عبارت،
ایک منکشف بھید!

کیا یہ صبح نہیں ہے؟



## شعلہ بھر چراغ

ایک مرتبہ
جب میں خود سے بڑا ہوا کرتا تھا
میں نے اپنی سب آنکھیں گُم کر دی تھیں
لیکن اب وہ پوری طرح باز یاب ہو چکی ہیں
ایک مختلف بینائی کے ساتھ
جس کا ہدف وہی ہے: دنیا

یہ آنکھیں ہر چیز پر گڑی ہیں اسے دھکیلنے کے لیے
ایسے مرئی پن کی طرف جو ملکیت ہے
نابودی کے خاکستری پرتو کی
جو گھوم رہا ہے اپنے مدار پر، اس دُنیا پر
یہ گرہ خوردہ رسّا کہ بنا ہے ایک گھٹیا موت کے لیے
فروقتی کا متروک ٹکڑا،
معدومی کی پیمائش کا فیتہ—

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com



ازراہِ نوازش مجھے بتاؤ
میں تمھیں کہاں ڈھونڈوں
اگر تم نہ ہونے کی عظیم ذمہ داری سے عہدہ برا ہو چکے ہو
ایک منسوخ انا کی سطح تک!
میں تمھیں بآسانی ڈھونڈ لوں گا تمھارے حقیقی غیاب میں
ہماری آشکارائی ایک ٹوٹا ہوتیر ہے
ھستی کا سب سے گمراہ کن نشان!
جیسے ایک جعلی واہمہ، ایک مصنوعی خلا—
ہم اس لیے تو نہیں آئے ہیں کہ اس آلودہ دریا کی
سیلی ہوئی موج بن جائیں

نہیں، نہیں
ہرگز نہیں!

میری باز یافتہ آنکھیں کافی نہیں ہیں
اس دنیا کو نہ دیکھنے کے لیے
جو آتش زدہ کاغذ پر بنی ہوئی شبیہ ہے
اور اندھے آئینے کا مضمون—

کیا تمھیں اس کیلنڈر کو دنوں اور تاریخوں سے
پاک نہیں کر دینا چاہیے



جو تم نے ابھی تک لٹکا رکھا ہے ایک گوشے میں
جس کا بے معنی پھیلاؤ
ہرگز نہ بھرے گا الفاظ سے، اعداد سے، اور
ظاہر ہے، زمانوں سے.....
وہ لوگ جو ماضی کو بسر نہیں کرتے
حال اور مستقبل کی اصلی صورتوں میں
وہ نامذکور رہیں گے
کامل اخلاص کے نایاب صحیفوں میں

اُدھر ایک پہاڑ ہے جس کی برف
ڈھانپے ہوئے ہے ابدیت کا فرقِ تاباں
قلب کی رسائی کے حدود میں
جو اسے بلند رکھتا ہے چراغ قامت شعلے جتنا!

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com



## خالی آئینہ

کب دیکھا تھا تم نے وہ نا اندرونی ظاہری پن، موجود ہونا سب کا سب
اپنے اندر سموئے ہوئے، کسی غیر معروف معدومی کی سمت— بہت بامعنی
ہے یہ سمجھنے کے لیے، اور نہایت مہمل ہے نہ سمجھنے کے لیے۔
لیکن، کیسے؟
تم کوئی فلسفے باز نہیں ہو جسے ادا کرنا ہو کوئی نانوشتہ اور غیر معیّن کردار ایک
ایسے اسٹیج پر جو کسی باڑھ کی طرح ہے جو آہستہ آہستہ گھلتی مٹتی جا رہی ہے، یا کسی
گرد آلود کینوس کی طرح جس پر مسلّط ہیں غیر مخطّط پرچھائیاں—

نہیں، تم سے ہرگز یہ توقع نہ تھی کہ تم نہ ہوتے ہوئے اظہار دیے جاؤ گے
ان چیزوں کی طرح جنھیں خاموشی نے نگل لیا ہے— خاموشی جو کامل تقلیب ہے
ایک طوفانی گرج کی، لفظ کی سمائی سے باہر!
جب میں نادیدگی بوجھ لیتا تھا، میں نے خاموشی کو بھی دیکھا تھا، اتفاقاً—
بالکل سیدھی کھڑی تھی میرے آگے یا شاید میرے پیچھے یا پھر میرے اندر یا.....
اب میں یقین سے نہیں کہہ سکتا، کہاں!
لیکن میں نے اسے دیکھا ضرور تھا، غالباً کہیں نہیں، یا شاید ہر کہیں یا.....



## ایک خط

تصویر کو فی الواقع
صورت سے بلند ہونا چاہیے
اسے دیکھنے والی بصارت
معمولی آنکھوں میں نہیں پائی جاتی
یہ دناءت کی کنیزیں،
اناڑی واہمہ پرداز—

ایک مختلف الحال آنکھ
اور ایک نیا اسلوبِ دید
درکار ہے دریافت کرنے کے لیے
تصویر کی آخری پرت،
تمھارے کینوس کی مصوّر گہرائی—

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com



## نقشِ قدیم

ایک اصلاً خالی ورق
تاریخ کی سیلن سے زرد
یا ایک چٹخی ہوئی لوح
کسی معزول پہاڑ کی چٹان سے تراشیدہ

بس یہی تمھیں درکار ہے
کسی تمثال کو دوبارہ گھڑنے کے لیے
جمال کے ماورائے دید پرتو کو
پھر سے جذب کرنے کے لیے

کیوں کہ تمھیں وہ مجذوبانہ گہرائیاں
وضع کرنے کا ملکہ حاصل ہے
جن سے عام دریا عاری ہیں
نیز تم کاڑھ لیتے ہو
مختلف النوع شعلے



اُس رات کے واسطے
جو اندھیرے ایجاد کرتی ہے
ہر جنس کے اندھیرے.....

☆

urdukutabkhanapk.blogspot.com

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com



## اپنی تصویر

دریا کبھی نہیں بہتے
ستاروں سے خالی آسمان تلے
موت کی ملکیت ہیں
وقت کے تمام آفاق،
ادراک کے سب روزن
اور اظہار کے سارے اسالیب!

بھول مت جانا
تمھیں بہر حال ایک لوح
ایجاد کرنی ہے
جس پر رقم ہو سکے
ہستی کا نعم البدل
اور نیستی کا متبادل بھی!
کیوں کہ بعض اوقات نقاش
ایک وہبی مہارت سے



سادگی اور خالی پن تصویر کرتا ہے
صورت کو پوری طرح منہا کر کے
معنی کی حقیقی اٹھان کے ساتھ.....
یہ نقش اُس پر القا ہوتا ہے
ایسے وقت میں جب
چیزیں نا خالصی اور آلودگی کے ساتھ
منکشف ہونا ترک کر دیتی ہیں
کینوس بے جان اور سطحی ہو تو
تصویریں نزول نہیں کرتیں
کوئی مٹتا ہوا عکس
اپنی اصل نہیں بتاتا
ایک خاکستری پتا بھی
بہار کو دھند لا دیتا ہے
اور خالی لمحے میں
اتنی سمائی ہوتی ہے
کہ زمانے کو ہڑپ کر جائے
ہمیشگی سمیت.....

ہوائیں
ہر چیز کو
تاریخ بنا دیتی ہیں

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com



لائٹ ہاؤس کا شکستہ بُرج
تخیل کو یہ سہولت فراہم نہیں کرتا
کہ اس سمندر کی وسیع گہرائی بوجھ لے
جو اپنے آپ میں ڈوب چکا ہے

اور یہ واقعی ہول ناک ہے
آدمی وہ آنکھ نہیں رکھتا
کہ دیکھتا رہے اپنی تصویر
ایک خیالی پیڑ کا
جھوٹا سایہ.....

☆



## مخبوط الحواس آدمی کا خطبہ

میرے ہاتھ صحرائی رات کے لمس کی طرح نرم ہیں
مجھے وقت سے مصافحہ کرنے کا تصور اچھا نہیں لگتا
اس آری کے دندانے سفید شارک کے جبڑے سے زیادہ تیز ہیں
انھیں تو نکیلے شعلے کہنا چاہیے
جو اپنی ہی آتش پر کھرونچے ڈال دیتے ہیں اور ہر الاؤ سے اگل دیے جاتے ہیں
ارے! یہ تو میں نے بڑی عجیب بات کہہ دی
آتش خراش شعلہ! ہر آگ کی مسترد کردہ لپک!
واہ! یقیناً مجھے مقدس دیوانگی کا ریلا بہائے لیے جا رہا ہے، نٹشے کے زردشت کی طرح، اس کھردری چٹان کی طرف جس کے خاکستری سائے میں خدا سے خودکشی کروائی گئی تھی
مجھے اس چٹان پر تازہ دم الوہیت کے ستون کی طرح قائم ہو کر مکروہ آدم زادوں، جذامی ویرانوں، منسوخ دیوتاؤں، دوزخی ہواؤں اور گمراہ سیاروں سے خطاب کرنا ہے

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com



مگر میری آواز سے یہ برادہ سا کیا گر رہا ہے؟
ضرور کوئی گڑ بڑ ہو گئی ہے
برادہ تو لکڑی کا دھواں ہے
جیسے آگ کا سفوف، یا پھر پانی کا چورا
تو کیا میری آواز اچانک درخت بن گئی ہے؟
جسے لفظ کتر رہے ہیں اور معنی چھیل رہے ہیں!
بہر حال مجھے کچھ کرنا ہوگا ورنہ زردشت گونگا ہو جائے گا
گونگا زردشت! افوہ، یہ تو سخت ہولناک اور مضحکہ خیز ہے

تم نے کبھی دیکھا ہے
نیلی مکڑی کا جالا
جیسے کسی متروک سیارے پر منقش
روشنی کی آسیبی گرفت۔۔۔۔۔
مجھے کچھ دیر سو لینے دو
پھر دیکھنا میں رات کا رحم ویران کر دوں گا
اور سورج کے صلب میں دیمک بھر دوں گا
تم کیا سمجھتے ہو
میرے ہاتھ آج بھی تارا جی کی مٹی گوندھ سکتے ہیں
میں دریائی گینڈے کی طرح بے مہر ہوں
جہنم کی دلدل کا شناور
روزانہ ایک طوفان گھڑ سکتا ہے



کیوں نہیں! میں لازماً دکھاؤں گا
وہ مافوق الفطرت جلال جس کی پیشانی پر
چیونٹیوں کو رینگنے کی اجازت نہیں ہے
بس یہ سرکی سائیں سائیں ختم ہو جائے
میں تو چیزوں کو سوچ سوچ کر مسخ کر ڈالوں گا
زمین پر شیرہ لیپ کر مکھیوں کی طرف لڑھکا دوں گا
میں پہلے بھی تاریخ کا تکونا کیک ان کے آگے رکھ چکا ہوں
مکھیاں انتہائی خبیث ہوتی ہیں مگر مجھے اچھی لگتی ہیں
میں نے ان کا رازق اور مالک بننا قبول کر لیا ہے
پیٹو کہیں کی!
دیکھ لینا زمین بھی تاریخ کی طرح۔۔۔۔

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com



## ایک خیال

تاریخ کے بُنے ہوئے تھیلوں میں ہمیشہ
کوئی بے حد اہم چیز رہ جاتی ہے
بے شک ہوائیں عظیم ترین صنّاع ہیں
اُن خرابوں کی جو نقش ہیں بے رنگی کے ساتھ
ایک پُر اسرار، غیر معروف اندھیرے کی دبیز دیواروں پر
لیکن آنکھیں
ایسے پیچیدہ منظر کو
صحت اور ثقاہت کے ساتھ
نقل نہیں کر سکتیں
خواہ بینائی کی کسی بھی قبیل سے
علاقہ رکھتی ہوں.....
اب بالکل نیا تناظر ضروری ہے
اس نادیدنی سے عہدہ برا ہونے کے لیے
ورنہ، دیکھنا ایک احمقانہ تصور ہے جسے
بس آنکھیں ہی مانتی ہیں.....



## ایک شبیہ

ایک شبیہ
آنکھوں میں پھیلا شور ہے
اور دل میں سمٹی خاموشی

ایک معلّق آئینہ
عموماً منعکس کرتا ہے چیزوں کو
ایسی برجستگی اور بے ساختگی سے
کہ نادیدہ کے سب اسالیب
نئے سرے سے تشکیل پا کر
پھٹ پڑتے ہیں کسی خلافشاں بگولے کی طرح

زرد رنگی ڈھانپ لیتی ہے کینوس کو
مکمل مراقبے کی طرح
مگر میں نہیں چاہتا کہ خود کو رکھوں
ایک شکستہ نقاب،

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com



ایک احمقانہ 'میں' سے وابستہ
دھوکے باز مداری
گھماتا ہے ایک خالی کاسہ
شعلۂ دریدہ کی پیاس پر

کہاں ہے راہِ مفر
جس کے لیے میں روتا رہا ہوں
کسی فراموش شدہ مقبرے میں محبوس گونج کی طرح
وقت کی سیاہ سرگوشیوں سے دھندلایا ہوا گنبد
تیزی سے بڑھتا ہوا ایک خبیث درخت
پھیلا رہا ہے اپنا سایہ آخری چراغ تک
جو روشنی کی آخری بوند جذب کیے کھڑا ہے

ایک مدھم سا خاکا
تخیل کی زنگ خوردہ باڑھ
اتنا سطحی کہ بھرا نہیں جا سکتا
کسی تصور سے بھی
یہ میں 'ہوں' ایک موہوم 'میں'!
کسی گم گشتہ بیابان کا سراب.....

لایعنیت سب آنکھ ہے



ایک ایسی دنیا پر گری ہوئی
جہاں کچھ بھی مخفی نہیں ہے

تیز رنگوں نے صاف کر دیا ہے کینوس
اور اس کا اجلا، اچھوتا گہراؤ!
لیکن تصویروں کو وفادار رہنا چاہیے
سطح سے، یعنی تیرتی گہرائی سے.....

urdukutabkhanapk.blogspot.com

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com



## ایک پیڑ

ایک درخت
نیند کی طرح سرسبز
صبح سار فیع
پرندوں سے معمور
جو ابھی آئے ہیں
ایک برفانی دور سے جہاں
تمام آگ، سب آسمان
ساکت اور منجمد ہیں
جیسے یہ سب کچھ ہو رہا ہے
ایک کرم خوردہ،
پریدہ رنگ کاغذ پر
جو کسی قدیم جنتری سے گرا ہے!

ایک درخت
سلامتی پھیلاتا



دل کی خاک پر
جو اسی آگ سے
دوبارہ جلا ہے—
اور ایک پرندہ
قرطاس پر رنگ گستر
اپنا گم کردہ آشیاں
تعمیر کرنے کے لیے.....

urdukutabkhanapk.blogspot.com

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com



## برف

گہرائی کا ناپ نہیں ہوتا
حقیقت، مشہود ہو کر بھی دیکھی نہیں جا سکتی
اُس بینائی سے جس پر مُصر ہیں یہ آنکھیں

معنی، دید ہے
عدم سا خالص، غیب سا برّاق
اور حیرت کی طرح گہرا —
احساس اور تخیّل سے ماورا
ایک غیر مرآتی عکس،
ایک نادیدہ صورت
نقش ہے قلب پر —
ایک لوحِ سادہ، تنزیہی وضع کی
جس پر نقش، آواز بن جاتا ہے
جیسے کسی پیغمبر کی زبان سے نکل کر
لفظ سنائی نہیں دیتا، دکھائی دیتا ہے



صرف گہرائی بامعنی ہے
اور معنویت ساری کی ساری مشتق ہے سکوت سے
جو لفظ کا اصل اثاثہ ہے
ایک ہمہ گیر خالی دائرہ.....

میں اُس کا مُرید ہوں
جو منجمد سمندروں، مردہ سیّاروں
اور ویران دلوں کو اکساتی ہے
زندگی کی طرف — وہی زندگی
دوبارہ مبعوث ہونے والا شعلہ!

میرا دل ایک چراغ ہے
تصویر کی ہوئی رات کا اصلاح یافتہ
جس نے حفظ کر رکھے ہیں زمانے، الفاظ اور رویا
ایک لوحِ قدیم کی دوسری طرف مرقوم
عبارتیں جنھیں ابھارا ہے جادوئی ہواؤں نے
کہ چلتی ہیں نا کجا سے نا کجا تک

اس شمعِ افسردہ کی لو
کہر میں ڈوبے گلِ لالہ کی خمیدہ پنکھڑی

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com



برف کا قدیم گہراؤ
یا معدومیت کا مہر بند مفہوم—
بھڑک اٹھتی ہے یہ لو
کسی مجذوب کی طرح
مقدس سرگوشیوں سے سرشار
جن کی شفاف اور مدّھم گونج ہے یہ برف

دوست!
تم یہ کیسی بلندیاں اور گہرائیاں ایجاد کرتے ہوئے
سمندر اتنے گہرے
اور ستارے اتنے اونچے تو نہیں ہوتے
بہرحال اب وقت آ گیا ہے کہ بنا دیا جائے
قدیم برف کو زیادہ خالص،
منجمد شعلے کو زیادہ روشن اور
مبہوت سورج کو زیادہ آتشیں۔۔۔

☆



## پرندہ تو بس پرواز ہے

بلندی!
بلندی کی شبیہ
سایہ گستر شجر، درخشاں ستارہ
کسی مقدّس نوح پر ثبت
ایک مجلّی دل کے احوال کی طرح
ایک مزکّی نفس کے جذبات کے مانند

محبت بہت کافی ہے
موجود ہونے کے لیے
حتیٰ کہ اس دنیا میں بھی
جہاں پستی ہی سب کچھ ہے—

ہم کیوں اختیار کریں غیر حاضری
ایسے حقیقی منظر سے
جو فطرت کا مرتّب کردہ ہے
سب ابتداؤں،
سب انتہاؤں کا مبدء

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com



تمام لفظوں کا واحد مفہوم!
بے شک محبت ہی اصل ہے
من و تو میں منعکس
ایک غیریت ناپذیر ہمانندی کے ساتھ

بلندی!
بلندی ایکتا ہے
ایک حتمی مومیا
فاصلوں کو منقلب کرنے والی
من و تو کے موصل ہیں
اشیا کے بکھراؤ کو مربوط اور
متوازن رکھنے والے قطبین!
ہمیں اوپر اٹھنا چاہیے
چیزوں کے ماورا کا لمس حاصل کرنے کے لیے
وہ ابھی ہماری پہنچ میں ہے
اگر ہم چسپاں نہیں ہیں
اپنے خاک آلودہ پاؤں پر

حقیقی نفس البتہ بے نفس ہوتا ہے
جیسے کہ خالص خیال ہمیشہ پھلانگ جاتا ہے
اپنے حدود، اپنی صورت —



پرندہ تو بس پرواز ہے
اور پرواز ایک سچی بلندی ہے
جو پرندوں کو نیچے چھوڑ دیتی ہے.....

☆

urdukutabkhanapk.blogspot.com

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com



# غرقابی

میں نے آنکھیں گنوا دیں
جو صورتیں ایجاد کیا کرتی تھیں
بڑی چابک دستی سے

میں ذہن کو کہیں بھول آیا
جو معنی کو کیفیت بنا دیتا تھا
خود سے اوپر اُٹھ کر

میں نے دل کو مسترد کر دیا
جسے حقیقت سجھائی دے جاتی تھی
بے صورتی کے ساتھ

شعور سارے کا سارا ایک شعلۂ زرد ہے، ساکت اور افسردہ
بے معنویت کی راکھ میں ڈوبا ہوا، ایک نک سک سے درست خلا
بس ہمارے پاس تو یہی جگہ ہے چیزوں کو پیش کرنے کے لیے
آہ یہ بانجھ اور بے طرف نشانات!
یہ اناڑی پن سے بنائے ہوئے واہمے.....



ہم شعلے کی تراش خراش نہیں کر سکتے
چمکیلی پتیوں والا پھول بنانے کے لیے
جس سے جھلک رہی ہو ایک نازل ناشدہ شبیہ کہ ہنوز پُر جمال ہے
دہشت زدہ کر دینے کی حد تک، اُن کلمات کی طرح جنھیں
بھر دیا گیا ہے متضاد معانی سے

چیزیں اپنا غیاب ظاہر کرتی ہیں
صرف ادراک کی بلند ترین سطح پر
کسی اساطیری پرندے کا مبہم علامتی سایہ،
کسی گم گشتہ چراغ کا پتھریلا شعلہ

کتنا معنی خیز ہے معدومیت کا یہ منظر!

غرقابی
ایک مکمّل غرقابی!
من و تو کے گہراؤ میں
اور من و تو سے ماورا
ٹوٹا ہوا پہیّہ وہ فاصلہ طے نہیں کر سکتا
جو مجھے، مجھ سے جدا رکھتا ہے اور تمھیں، تم سے
بے شک، ہم تو بس خود غیابی ہیں

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com



جھوٹے اشارات،
بے اصل علامات
ہمیشہ لے جاتے ہیں اُس سراب کی طرف
جس سے روشن ہے نابودی کا صحرا.....

☆



## ایک خواہش

تم نے کبھی سمندر دیکھا ہے؟
ایک شعلہ کسی دل کے اندھے گہراؤ میں غلطاں
ایک اچھوتا فرس بہت سبز اور نادیدہ
میدانوں کی برق سیّار
جیسے معدوم شبیہ کے رُخ پر متعین آئینہ!

نہیں، میں جانتا ہوں جس طرح میں نہیں جانتا
اُس بلندی کا تعارف کروانا جو نمو پاتی ہے
ناموہوم گہرائیوں میں،
غیر موّاج بحیروں میں
ایک لازمانی اٹھان کے ساتھ!

سرِ دست میں سونا چاہتا ہوں ایک نیند
موت کی طرح میٹھی اور گہری
جس پر آسمان کی پرچھائیں نہیں پڑتی

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com



ایک مبہم پرتو کسی سورج کا
کسی ان گھڑ مفروضے کی طرح وہ مدّھم سورج
چسپاں ہے ایک تاراج افق پر بے سلیقگی سے!

بالکل، بالکل!
لایعنیت ہی اصلی مادّہ ہے کائنات کا
ورنہ کیا مطلب ہے تمھارا 'یہ' اور 'وہ' سے؟
کچھ نہیں، میرے دوست، سب کچھ
بالآخر مرنا ہی اس مسئلے کا حل ہے
لیکن یہ بھی کس لیے؟

زندگی، بلکہ زندگی!
ایک نامحسوس درد ایک غیر موجود دل میں

اب مجھے جاگ اُٹھنا چاہیے
اُسی گھنٹی پر جو کبھی نہیں بجتی
کسی طلسمی ٹیلے پر روشن آگ سے نامشابہ
کسی قدیم خنجر کی دھار کے نامانند.....



## گلِ سرخ

گلِ سرخ
کسی مٹتے ہوئے سورج کے ویران افق پر ثبت
ایک قدیم طغرا

عجیب سی ہوا چل رہی ہے
جہنم کی بھاپ کی طرح
اردگرد کے سیّاروں پر
نحوست دم کرتے ہوئے

تاریخ، تقدیر اور وقت
گرداب پر رکھے چراغ
اپنی اپنی لو سے مایوس
موت اور اندھیرے کی اقسام یاد کرتے ہوئے
ایک لمحہ مٹّی کا بلبلا
سب خلاؤں کا مسکن
ہمارا زائچہ تیار کر رہا ہے
ستاروں اور زمانوں کو نابود کر کے

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com



ایک سرنگ
سیاہی سے زیادہ سیاہ،
عدم سے زیادہ معدوم—
یہاں ہم مشق کر رہے ہیں موجود ہونے کی
وجود کی انتہائی پست سطح پر
اندھی چھپکلی کی طرح
گرتی ہوئی دیوار پر سختی سے چسپاں
یا ٹوٹا ہوا ان سنا سُر
غائب ہوتے ہوئے راگ کا حلقہ بگوش

نہیں، تنہائی نہیں!
ہم خود میں گھرے رہتے ہیں
جیسے ایک بدلحن سکتہ
خلا کی طرح بنجر،
دھویں کی طرح بانجھ
اپنے آپ میں ٹھنسا ہوا اجنبی ہجوم
ایک مہمل یکسانی کی منتشر تکرار

سمجھ میں نہیں آتا کہ یہ غبار کیسا ہے؟ زمین اتنی مٹی کہاں پیدا کر سکتی ہے
لگتا ہے شیطان اپنا اسپِ سرکش دوڑا رہا ہے



اتنی خاک تو وہی اُڑا سکتا ہے.....
یہ پہلی بار ہے کہ دل پر گرد پڑی ہے
اس گلِ سرخ پر کہ بہار کا جلاوطن شہزادہ ہے
اور رات سے مفرور چراغ
ایک قدیم طغرا.....

☆

urdukutabkhanapk.blogspot.com

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com



## فاصلے قدیم چُرا لیتے ہیں

فاصلے قدم چُرا لیتے ہیں
ہر سفر مضحکہ خیز حد تک ساکن ہے
تم تیز دوڑ سکتے ہو
ابدیت کی آخری چوکی تک بھی
تاہم ایک مسافت تم کبھی طے نہ کر سکے
میں اُسے کیا نام دوں ----
وہ شاید خواب جتنی لمبی بیداری ہے
یا غالباً زخم اتنی گہری خاموشی

ابھی کچھ سیّارے ہیں
جو حاضر کائنات سے کنارہ کش ہو کر
کھوج رہے ہیں کوئی ناپید کہکشاں؛
کوئی نیا قماشِ وجود
بالکل، بیگانگی صرف انسانی نہیں ہے
ایک عظیم طغیانی کہکشاؤں کو بھی بہائے لیے جا رہی ہے



تنہائی کی طرف، نا کسی کی طرف
ہم بھی اسی راستے پر بے تعلقی سے چلتے ہوئے
کسی گہراؤ میں بے نشان ہونے کے
ایک ہی حال سے گزر رہے ہیں
کسی فراموش شدہ ستارے کی طرح
جو ایجاد نہ کر سکا
باطن سے مناسبت رکھنے والی رات
ایک رنگا رنگ تمکین کے ساتھ
جس کی شدید ضرورت ہے
شکستہ وقت کو پھر سے جڑنے کے لیے
بصورتِ دیگر، فساد نام ہے کائنات کا
نحوست زدہ صحرا، شیطانی بادل،
آسیبی ہوائیں، جادو کیا ہوا پانی ----
بنا دیتے ہیں فطرت کو ایک مٹایا ہوا عکس،
اندھے آئینے کا اندوختہ!

ہمیں شناخت کرنا ہے اپنے آپ کو
خراش پڑی پرچھائیوں کے بیچ
ایک خاردار، ناہموار زمین پر مہر کیا ہوا
حُسن، ایک مکمل ناحضوری، کشش کرتا ہے مجھے
آسیب زدہ آسمان کے چاند کی طرح

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com



جو چمکتا ہے ایک غیر زمانی ماضی کے آثار پر
مختلف آفاق سے

یہاں سب مشاہدات لہریں ہیں
ایک مجرد سمندر کی
خواب ہیں کسی مُردہ آنکھ کے ۔۔۔۔

روشنی، معنی سے ماورا ہے
اور یہ بالکل واضح ہے دل پر
جس کے معارف آخر تک خالص ہیں
ناکاشتہ بیج کی طرح
اخفا اور نمود دونوں سے پاک

میں نے ایک نام اختراع کیا ہے
ایسے وجود کے لیے جس کو ابھی
ایجاد یا تصویر یا ملفوظ ہونا ہے
ناموسوم کو نام دینا ہی میرا پیشہ ہے
نہیں، میں چیزوں کو ان کے حال پر نہ چھوڑوں گا
آج سے درخت، آنسو ہیں
جھیلیں، دھویں کی سلیں ہیں
اور امریکی ۔۔۔۔ علیٰ ھذا القیاس!
میں نے مختلف مواقع پر دیکھا ہے



آگ کو، انسانوں کو، نقشوں کو
نئے ناموں اور نئے احوال کے لیے دیوانہ وار مصر
ہستی کا موجودہ زاویہ
ہمارے جذبۂ وجود سے ہم آہنگ نہیں ہے
یہ شکستہ علم ہے
سب میناروں اور دیواروں اور چھتوں کا مسترد کردہ
کوئی آسمان خوش آمدید نہیں کہتا بیمار پرندوں کو
کوئی دریا سینت کر نہیں رکھتا کیچڑ میں سنی مچھلیوں کو
کوئی آگ قبول نہیں کرتی نجس شعلوں کو
مگر انسان، یہ خود آلودہ گندگی!

کیا یہ بہتر نہیں کہ ایسی لایعنیت کا نام نہ بدلا جائے!

urdukutabkhanapk.blogspot.com

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com



## صدرِ مملکت کا خطبہ

مجھے خاموشی پسند ہے
سرخ اونٹنی کے کوہان ایسی خاموشی
جس کی پرچھائیں سرابوں کو بھر دیتی ہے
آنکھیں سیراب کرنے والی مواجی سے
اور پیاس کے جنگل سینچنے والی طغیانی سے

ہاں مجھے خطابت بھی اچھی لگتی ہے
کافوری دانتوں سے چبائے ہوئے لفظ
بہت خوش آواز ہوتے ہیں
حاملہ دلدل کی گڑگڑ کی طرح
جو ویرانی کو بولنا سکھاتی ہے
اور نحوست کو وجد میں لاتی ہے

میری خاموشی ساہوکاروں کو ہانکا کرتی ہے
اور گویائی ٹکسالوں پر غراتی ہے



میں گرم ریت کا بگولا ہوں
یا زہریلے دھوئیں کا مینار
جو سورج کے مُنھ پر چھالے کاشت کرتا ہے
اور روشنی کے تلووں پر آبلے کاڑھتا ہے

پیارے لوگو!
اندھیرا موت کو خوش گوار بنا دیتا ہے
میں نے تمہارے لیے کالی مخمل کا خیمہ تیار کیا ہے
جہاں چراغ بجھنے کی ضد کرتے ہیں
اور ستارے خودکشی کا حلف اٹھاتے ہیں

مگر تمہیں زندگی سے اتنی محبت کیوں ہے
کہ زخم کی پرورش کرتے ہو
اور پیاس پر پہرا دیتے ہو

یہ زندگی تو آگ کا پھول ہے
اساطیری آسمان سے گرتی اوس کھا کھا کر
اس کی پتّیوں کو زنگ لگ گیا ہے
میں یہ مرجھایا ہوا شعلہ حنوط کر سکتا ہوں
لیکن تمہیں میرے خیمے میں آنا ہوگا
رات کی ریشمیں گہرائیوں میں اترنے کے لیے

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com



شائستگی سے مرنے کے لیے

میں میٹھے پانیوں کا گھڑیال ہوں
تہ نشین ستاروں کا مشاق شکاری
جس نے کئی دریا بنجر کیے ہیں
میرے مخروطی جبڑے
مرجان کے جنگل اجاڑتے ہیں
اور یاقوت کے ستون پچھاڑتے ہیں
میں طوفانوں کو نچوڑتا ہوں
اور گردابوں کو بھنبھوڑتا ہوں

مگر میری جان تم کیوں ڈرتے ہو
بھلا مُردے بھی ڈرتے ہیں!
اور یوں بھی خالی جیب پسوؤں کا بھٹ ہے
جنہیں کوئی بنک قبول نہیں کرتا
تمہاری ناداری امان کا پروانہ ہے
اس کی عبارت مٹنے نہ دینا
ورنہ تمہیں جینا پڑے گا
ٹوٹے ہوئے کابک کی طرح
نچی ہوئی چیک بک کی طرح



خیر چھوڑو اس قصے کو
یہ بتاؤ تم نے کوئی سیر چشم قاتل دیکھا ہے
مقتول سے بالکل بے لوث تعلق رکھنے والا قاتل
جو اصیل قزاقوں کی طرح
اپنا جڑاؤ خنجر اس کی آنتوں
یا پسلیوں کو ہبہ کر آتا ہے
میں بھی ہیرے کی دھار جیسا فیاض
اور بھڑکی ہوئی آگ جتنا بے نیاز ہوں
بجلی کے کوندے، بھونچال کی چنگھاڑ
اور شتر بانوں کی چیخ پر اعتماد رکھنا ضروری ہے
ورنہ تم میری توہین کا ارتکاب کرو گے
اور وہ مرصع خنجر تمہارا ترکہ نہ بنے گا
جو تمہارے وارثوں کو صاحب نصاب بنا سکتا ہے
سجی ہوئی قبر کی طرح
کھلکھلاتے ہوئے صبر کی طرح

میرے پاس ایک کدال بھی ہے
جو خوب مانوس ہے
مدفون تجوریوں کی متعفن سیلن سے
مقفل معدنوں کے مسموم حبس سے
یہ اُن زمینوں کو بھی چیرتی ہے

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com



جن پر سورج نہیں چمکتا
جنہیں مٹی نہیں ڈھانپتی
میں نے اس سے وہ برج بھی مسمار کیے ہیں
جو آگ کے گارے سے بنائے گئے تھے
بلندی کی طاقت سے اٹھائے گئے تھے
اس کی چمک انگاروں کی قوس بناتی ہے
اور پر پیچ دفینوں میں ٹھنسی
مکار دھند پر چابک برساتی ہے

میں قائد کی گدی پر جم کر بیٹھوں گا
پکّے داغ کی طرح
اسے احمقانہ انقلابیت کی کُھرپی سے
کھرچنے کی کوشش نہ کرنا
خوں خوار دیمکوں کا ایک جرّار ریوڑ
میری کمان میں ہے
وہ اس کے چیکٹ دستے
اور گدلی دھار کو چاٹ جائے گا
ایسی حریصانہ سرعت کے ساتھ
کہ تمہارا سایہ زمین تک نہ پہنچے گا
تم اپنے حافظے میں بھی مسخ کر دیے جاؤ گے
افلاس کی بساندھ سے بھری لجلجی آوازیں



تمہارے بلغمی پھیپھڑوں کی آخری جھول ہیں
میں ان کو بھربھری مٹی پر کھدیڑوں گا
خاردار اندھیرے کی باڑھ تک
بھوکی دیمکوں کی داڑھ تک.....

☆

urdukutabkhanapk.blogspot.com

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com



## لفظ

لفظ دروازے ہیں
ایک قدم چھپاؤ کی طرف کھلتے ہوئے
جہاں بالیدہ ہے وہ راکھ کا پیڑ
جس کا سایہ زاویے بدلتا رہتا ہے
بہار کا مبہم اور مقدس خاکہ بنانے کے لیے

سب کچھ مہر کر دیا گیا ہے
ایک دبیز، بوجھل منتظری
منجمد دھویں کی طرح معلق
وقت کو بھینچے ہوئے ہے
ایک احمقانہ سفاکی کے ساتھ
کوئی نہیں پھلانگ سکتا
یہ دھندلایا ہوا منظر.....



## نقاب

ایک مافوق الاختتام جہت میں
میں گھسٹ رہا ہوں
اُس خام لمحے کی طرح
جیسے مادر وقت نے
عجلت میں جَن دیا ہے
جلتی ریت پر

کسی عارفانہ گہرائی میں بچھی ہوئی
خاموشی ایسی دھند
اُبھارتی ہے ابدیت کا چہرہ
اُس کی تمام اُداسی کے ساتھ
اُس کی تمام مکاری کے ساتھ

خاموشی کی سرمئی چٹان
خواب دیکھتی ہے ان ہاتھوں کا

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com



جو تیشے پر الوہی گرفت رکھتے ہیں
اور تہہ در تہہ تراش لیتے ہیں
خالص ترین آواز کو
جسے کوئی چٹان اپنے اندر سہار سکتی ہے
ایک متروک غار کی طرح
جس پر رات نے کالک مَل دی ہے
میں خود کو ڈھال نہیں سکتا
اُس خاموشی میں جہاں آج بھی
زندگی خطاب کرتی ہے
ایک منجمد سرگوشی.....

سپید ہے میرا دل
کسی غیبی چٹان سے مستنبط لوح کی طرح
لفظ اور نقش کی ایجاد سے پہلے تراشیدہ
اس تختی پر میں کندہ کروں گا
وہ گم گشتہ کلمۂ قدیم
اور اُس کی مختوم گونج.....

کیا یہ وہی موتی ہے
سمندر جس کے خواب دیکھا کرتے تھے؟
کیا یہ وہی آسمان ہے



بے انتی جس سے بوند بوند ٹپکتی تھی؟

میں نہیں سنبھال سکتا
یہ نقاب
جو مجھے ودیعت کیا گیا تھا
ایک اسطیری ''میں'' کی
کِرم خوردہ شبیہہ کے ساتھ
جو کسی پُرخراش جذابی پرچھائیں کی طرح
منڈھی ہوئی ہے کائنات کے مُنھ پر

گھوم رہا ہے، گھوم رہا ہے
گھوم رہا ہے انگارے پینے والا
ایک پتھریلا پاٹ
ناپاک آواز لفظ کو مہمل بنا دیتی ہے
خبیث تاریخ وقت کو مسخ کر دیتی ہے
اسی دلدل کا حجاب ہے یہ ''میں''
جو میرا بھی ہے اور تمہارا بھی!

میرے ہم وجود!
کیا مجھے واقعی سیکھ لینا چاہیے
کسی اُجاڑ لمحے کی گمشدہ دھار کو تیز کرنا

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com



جسے وقت نے سختی سے دھتکار دیا ہے!
پھر شاید ہم پہنچ سکیں
کسی ناموجود ''میں'' تک
اُس حقیقی نقاب تک
جو پگھلتے ہوئے پیلے چہرے پر
سیاہی کی منحوس خراشیں مہر نہیں کرتا

بعد ازاں میں بننا چاہوں گا
ایک عقاب کہ ان بلندیوں کو کھا جاتا ہے
جو اس کا نشیمن ہیں
یا ایک مگرمچھ کہ وہ دریا نِگل لیتا ہے
جو اُس کا مسکن ہے.....

جنہیں نبی کی مزکّی رویت نے پاکی تلقین کی تھی
شیطانوں کا بدبودار جھنڈ
اُس گلِ تر کو برگ برگ کرنے نکلا تھا
جس کی تزئین میں بہار کا سارا اندوختہ صرف ہوا تھا
احسان فراموش خنزیروں کا ریوڑ حقارت سے ہنکا دیا تھا
قبطی بندروں کا منحوس جتھا ایک ہش سے کھدیڑا گیا ہوتا
کفر کے راتب پر پلنے والا گیدڑوں کا قبیلہ



کھائے ہوئے بھوسے کی طرح پامال ہو چکا ہوتا
مگر اے مظلومی کے جاوداں آسمان
تو نے صبر کی چادر لپیٹے رکھی
اور اسمٰعیل کی وراثت کو اپنی عفیف گرفت سے نکلنے نہ دیا
تو نے گرنے نہ دیا رحمۃ للعالمینی کا سائبان.....
اور قاتل بچھوؤں کی تیزابی باڑھ
شیطان کی قے کی طرح اُس خاک پر پھیل گئی
جس سے افلاک اُگا کرتے تھے
اور جبریل نمو پاتے تھے

اے عثمان! اے امام مظلوم! اے وارث اسمٰعیل!
تو صبر کے قلعے کا سب سے اونچا بُرج ہے
حیا کے بہشتی خیام کی سب سے پکی سہار
سخا کے آسمان کا سب سے روشن ستارہ.....
تو بندگی کی محمدی اُٹھان پر استوار رکھا گیا
مولا! تیرا پیڑ ربانی بلندیوں سے سینچا گیا
شور زدہ زمینوں کی سُنڈیاں تیرا پھل نہ کھائیں گی
نجاس نژاد چھچھوندریں تیری مطہر چھاؤں نہ کتریں گی
وہ سعید ساعت ابھی زمانے کے ضمیر میں نمو پا رہی ہے
جب خدائی جلال تیرے سب دشمنوں کو
ذلت اور نابودی کے میدان میں گھیرے گا

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com



اور آگ کو نئی ڈیگ ملے گی
کہ ناگ پھنی کا جنگل جلا کر پاک رہے.....
جہنم کے دھویں کا مشاق بگولا
سمیٹ لے گا زمین کا سارا خس و خاشاک

☆



## حُسن نجات دہندہ ہے

صرف حُسن
ہاں، صرف حُسن نجات دہندہ ہے
آنکھوں کا
جو گھٹیا پنجروں میں قید ہیں
اور معمولی مناظر میں محبوس
کسی گلی سڑی لایعنیت کی طرح نجس
کسی بھولے ہوئے لفظ کی طرح آسیب زدہ

کیوں نہیں بوجھ لیتی اولادِ آدم
کہ کھل جائے گا سارا چھپاؤ
ایک ہیبت ناک خالی ٹھہراؤ میں
جو ایک سفاک بیداری سے مہر بند ہے
ایک مدفون پرواز کی طرح
ایک حنوط شدہ اُفق کی طرح

urdukutabkhanapk.blogspot.com

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com



بالآخر ہستی کی زاد بوم پر دھند چھا گئی
اب کا کروچ غارت گر فاتح ہیں
اس کائنات کے جہاں وقت ابھی اجنبی نہیں ہوا
ان کی سلطنت میں تاریخ ممنوع ہے
زمانے پر خراش ڈالتی خاردار طغیانی
حوادث سے پرے چلتی ہوئی
ٹکرا رہی ہے قدیم چٹانوں سے
ایک بہت ہی سیاہ رات کے سہمے ہوئے ستارے
ایک پر ہول فضا میں سانس لیتی خاموشی
جسے ہم خواب کرنا چاہتے ہیں
خواب جو ہر ہیں اصیل نیند کا
انسانی آنکھوں کا

ہمارے سیّارے
اور ہمارے زمانے اتنے خلاّق نہیں ہیں
کہ بنا سکیں ایک سچی رات
جو سہار سکے
ابدیت سے تراشی ہوئی وہ تہہ دار گہرائی
جس سے تخیل کا قماش بنا گیا ہے
یقیناً ہمیں ایک نیند کی ضرورت ہے!
کسی اساطیری ستارے کا دبیز کا ہی سایہ



غیبی دھند لکے کو سنوارتا، اجالتا
ایک دل، ایک زخم..... بنا سکتے ہیں دیکھے کو اَن دیکھا
درد کفیل ہے روح کا
لفظ کی بلوغت تک، شعلے کی پختگی تک

☆

urdukutabkhanapk.blogspot.com

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com



# تشبیب

## سلیم احمد کی یاد میں

الاسارباں کون سی ہے یہ منزل
یہاں کھینچتا ہے کوئی دامنِ دل

ذرا ناقہ ٹھہرا کر میں دیکھ تو لوں
یہ ٹیلوں پہ چسپاں ستاروں کی جھلمل

یہ سینے کے آشوب ایسی خموشی
یہ منظر کہ جو غیب کو بھی ہے شامل

یہ رازوں کے انبار، یہ تودۂ ریگ
کہ ہر ذرّہ جس کا ہے مجذوبِ کامل

یہ صحرا ہے یا خرمنِ وجد و مستی
بپا دانے دانے میں ہے رقصِ بسمل



یہ اونچے نخیل اور یہ نیلاب چشمہ
یہ فوارۂ ذکر، یہ قلبِ واصل

گلِ باغِ طیبہ تری مہربانی
مکمل ہوا آج دینِ عنادل

یہ آفاق و انفس کو شرماتی وسعت
مجسم ہے جس طرح پہنائیِ دل

ہوئی آنکھ بینائیِ دل سے روشن
کہ طے ہوگئے دید کے سب مراحل

ہے قرطاسِ نظارہ پر ثبت ہر نقش
معارف شبیہ و لطائف شمایل

یہی ہے، یہی ہے یقیناً یہی ہے
وہ عین المکارم، وہ بحر الفضائل

یہیں تھے خیامِ رفیقانِ دل جو!
نفاست سے اک دوسرے کے مقابل

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com



کشش اُس گلِ تر کی ایسی تھی، ایسی
بنا تھا یہ صحرا مطافِ عنادل

وہ نظارہ آموز تھی اُس کی صحبت
کیا مشربِ دید میں مجھ کو کامل

اُسے دیکھنے کو بنی تھیں یہ آنکھیں
اُسے چاہنے کو ملا تھا مجھے دل

☆



## قطعات

میں کتنی تیزی سے نکالا جا رہا ہوں
اس بے مرکز پہنائی سے
جسے میں نے ہی تعمیر کیا تھا
کہ مجھے سمیٹ لے مجھ سے باہر

O

کسی فراموش گشتہ برف کی
ناہموار پتھریلی سلوں کے خلا میں
جن پر سفیدی بھی نہیں ہوئی — لرزاں ہے
ایک بے چراغ شعلۂ سیاہ!

O

میرا دن
سورج کا آزاد کردہ غلام ہے
اور میری رات
آزادی سے ڈرتی ہے

O

urdukutabkhanapk.blogspot.com

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com



دل کبھی اُس سے غافل ہو جاتا ہے!
بالکل
آگ کو بھی دیمک لگ جاتی ہے!
بالکل

O

سار بانو!
ناقے بٹھالو، جرس توڑ ڈالو
یہی وہ وادی ہے
جہاں سے کوچ حرام ہے

O

مجذوبوں کی صحبت میں رہ کر
آنکھوں نے وہ نگاہ ایجاد کر لی ہے
کہ ایک لمحے میں بول اُٹھتا ہے
دلوں میں پھیلا ہوا قدیم سنّاٹا

O

سخت ہوشیار رہنا چاہیے
دل کے خرمن میں دانہ بھر کمی بھی بہت ہے
زمین تھوڑی پڑ جاتی ہے ایک ذرّے کے نقصان سے
آسمان ناقص رہ جاتا ہے ایک ستارے کی گم شدگی سے

O



## سورما

آنے والے دن کے آخر پر سورج
ٹوٹی ہوئی ڈھال کی طرح
افق پر جڑا ہوا — ایک حنوط شدہ سر
کسی سورما کا
جو وقت سے ہار گیا!

بگولے جیسی ہوا اور ایک رنگا ہوا گھوڑا
ایک لہولہان دل ہمیشہ گھڑ لیتا ہے ایک دُنیا اپنے لیے
محبت کہیں زیادہ سفاک ہے نفرت سے
کیوں کہ یہ اچھوتی اور اجلی ہے اُس ستارے کی طرح
جو کندہ ہے کسی مقدس قربان گاہ کی چھت پر

زندگی! دہشت!
ہاں مگر موت ایک پُل ہے شکستہ اور چرچراتا
ابدیت کے بوجھ تلے

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com



کہاں ہے تمہارا رتھ جو تاریخ سے زیادہ تیز چلتا ہے
اور کہاں ہے تمہارا جھنڈا جس کا سایہ
زمین پر نہیں پڑتا!

☆



## ایک دوست کے لیے

برادر!
آپ کبھی رہے ہیں
سائے میں اس مبہم درخت کے
جو کھڑا ہے ایک ڈولتے منارے کی طرح
کسی دبیز دھند لکے میں
دھند لایا ہوا.....

آپ کبھی شناور ہوئے ہیں
اُس قدیم دریا میں
جس کی لہریں مرجھا گئی ہیں
اور موتی گم ہو چکے ہیں
وہ آج بھی بہہ رہا ہے
کسی غبار آلود نشیب میں
اکتایا ہوا.....

urdukutabkhanapk.blogspot.com

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com



آپ نے کبھی سیر کیا ہے
وہ طلسماتی صحرا
جس کی ریت اور ٹیلے اور بگولے چوری ہو گئے ہیں
چشمے اور نخلستان اور غزال محو ہو چکے ہیں
کسی بہت پرانی تصویر کی طرح
پیاس اور سراب کا جھگڑا ختم ہو جانے کے بعد
ایک سورج رہ گیا ہے وہاں
مہمل سی اونچائی پر معلق، اور دیوانگی کے چہرے جیسا
پتھرایا ہوا.....

آپ نے کبھی وہ لفظ سماعت یا قرأت یا کتابت کیا ہے
جس کی اتھاہ گہرائیاں پاٹی جا چکی ہیں
اور بلندیاں مسمار کر دی گئی ہیں.....
جس کی ہزار سمت خاموشی کو
ایک یک رُخے شور سے جکڑ دیا گیا ہے
وہ آج بھی موجود ہے فرہنگوں میں
مومیایا ہوا.....

ہم ایک آسیب زدہ دُنیا میں رہتے ہیں
کسی جہنمِ رفتہ کی راکھ سے اٹی ہوئی دُنیا!
جہاں قدم ساکت ہیں اور نقوش قدم رواں



جیسے کسی گھٹی ہوئی چیخ کی گونج، خاموشی کی تھرتھراہٹ
اور سرابِ سیاہ کی موج!
یہاں کا 'نہ ہونا' بھی بے اصل اور غیر حقیقی ہے
عدم کے تصور کی طرح
اندھے آئینے کی پروردہ شبیہ ہے یہ دُنیا
جس پر آنکھیں گاڑ کر ہم بینائی کی مشق کرتے ہیں
اور اُدھر، ایک شکستہ تختی پر
مرقوم ہے ایک قدیم منظر
کسی گم گشتہ باغ کی طرح
یاد نہ آیا ہوا.....

میرے بھائی
آپ نے کبھی اس دل کو بھی جھانکا ہے
ہاں ہاں، اسی دل کو
جو چراغ ہے کمھلایا ہوا
اندھیروں کے شور سے
سنسنایا ہوا.....

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com



## زمانے کا بیج

غالباً تم اُس وقت کہیں گئے ہوئے تھے
جب میں ایک مجسمہ تراش تھا
ایک مرتبہ میں نے ایک پہاڑ تراشا
جسے کبھی سر نہ کیا گیا تھا
ایک شبیہ برآمد کرنے کے لیے
جو ہمیشہ سے نادیدنی تھی
ایک منجمد پرچھائیں
ابدیت کی—

میں نے خود کو پایا سیتے ہوئے
کسی قدیم سیّاح کا فرغل
جو وقت کی سرنگ اتنی بار عبور کر چکا تھا
کہ کائنات سکڑ کر ایک مافوق نقطہ بن گئی تھی
عدم کی مکمل نا آغازی!



میرے تیشے نے نکالا
کسی ناقص پتھر میں سے ایک ذرّہ— زمانے کا بیج!
اسے بونے کے لیے میرے پاس مٹّی نہ تھی
سو میں نے اچھال دیا اس سنگین نقطے کو
ناکجائی کی طرف، ہر کجائی کی سمت—

ہاں، اسی کا نتیجہ ہے
یہ احمقانہ کھیل جو تم دیکھ رہے ہو
روز و شب!

urdukutabkhanapk.blogspot.com

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com



## بے خوابی

مہربانی فرما کر کیا آپ مجھے منع کر دیں گی اپنے قتل سے
اُسی کلھاڑی کے ذریعے سے جو آپ نے ایجاد کی تھی بہت زمانے پہلے
کسی کے لیے جسے میں نہیں جانتا
آگ کے مغرور درخت کے سائے میں جسے آپ نے کبھی نہیں دیکھا
آنکھوں کی بدولت جو گڑی ہیں ایک اندھے آئینے پر
ایک ان دیکھی شبیہ پر۔۔۔

کبھی قبول نہ کیجیے گا میرا مقتول بننا
اتنے بے ڈھنگے طریقے سے
یہ طریقہ ایک راستا ہے جو لے جاتا ہے
ایک منحوس اور ویران 'کہیں نہیں' کی طرف
اختراع ہے یہ ایک ماقبل تاریخ نیند کی،
ایک وحشی اور سفاک بے خوابی کی۔۔۔ تمام راتوں جتنی لمبی بے خوابی!

او ایک اجاڑ معبد کی مطلّو دیوی!



کیا تو مجھے ایک بار مزید ایجاد نہیں کرے گی؟
تا کہ تجھے مہر کروں آسمانی ہاتھوں سے
غضب ناک ہواؤں سے خراش خراش پیشانی پر۔۔۔
ہوائیں جو چل رہی ہیں
ایک 'اب' سے زیادہ 'اب' اور
ایک 'یہاں' سے زیادہ، 'یہاں' کے درمیان.....

☆

urdukutabkhanapk.blogspot.com

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com



# مناجات

۱

تھکا ہوا دل
ڈھونڈ رہا ہے
ٹھنڈی چھاؤں

میرے کھیت میں
آگ اُگی ہے
اُجڑ چکا ہے
میرا گاؤں

تپتے صحرا
پار کیے ہیں
میں نے
ننگے پاؤں



تھکا ہوا دل
ڈھونڈ رہا ہے
ٹھنڈا چشمہ
میٹھی چھاؤں

مولا تیرا ناؤں

۲

بھولی بسری
آوازیں ہیں
خاموشی کی تہ میں

ان دیکھے کا
نور ہے باقی کا
آنکھوں کی
متروک نگہ میں

خالی ہاتھ کا سایہ
لرزاں
غیب کے مہر و مہ میں

urdukutabkhanapk.blogspot.com

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com



مولا

میرے چراغ کی آخری لو ہے
یہ دل ڈوب نہ جائے
شامِ سیہ میں

۳

اونچی لہر
بڑھا دیتی ہے
دریا کی گہرائی

تیرے غیب نے
دل کو بخشی
روز افزوں بینائی

سات سمندر
بانٹ نہ پائے
موتی کی تنہائی

ناپ چکی ہے
سارا صحرا
میری آبلہ پائی



مالک
میں ہوں تیرا چاکر
مولا! میں مولائی

دل ہے میرا گیلا پتھر
جمی ہے جس پر کائی

۴

دل ہے میرا انگارا
راکھ میں لپٹا دیکھ رہا ہے
چاروں کھونٹ خنک اندھیارا

دل ہے میرا اکتارا
اس کے اندر گونج رہا ہے
اُجلی خاموشی کا دھارا

دل ہے میرا صد پارہ
ہر ٹکڑے کی تہ میں گرداں
اک جلتا سیّارہ

urdukutabkhanapk.blogspot.com

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com



دل ہے میرا رہوارہ
اِس کی جست سے دور نہیں ہے
کوئی رات اور کوئی ستارہ

دل ہے میرا سنہری پارا
یا جنت کو سینچ رہا ہے
یہ فوّارہ

مالک
دل ہے میرا انگارا
اس کے حصے کا پانی
اور اس کی قسمت کا اُجیارا

اونچا نام تمھارا

۵

پیرِ مغاں نے لکھوایا
خطِ جلی میں جھول نہ کھایا
مستی در واوین

سوکھے پیڑ کی لمبی چھایا



اور اس کا ہم سایہ
مادھو لعل حسین

عشق نے میرے دل کو بنایا
شعلے کا ماں جایا
درد کا نور العین

آنکھ نے کھویا
دل نے پایا
آنکھ نے ڈھونڈا
دل نے گنوایا
مالک! یونہی پڑا رہوں گا
دونوں کے مابین

تھکا ہوا سیارہ ہوں میں
بارِ خدایا
بدل دے میری گردش،
میرا مدار،
مرے قطبین

مولا

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com



تو ہے ساتھ
تو دکھ بھی سکھ ہے
روگ بھی چین

۶

دل سے تھوڑی دور
رات پڑی ہے
کالی
بجھے ہوئے شعلوں کا انبار
ایک چراغ
سفالی

دل سے تھوڑی دور
کھڑا ہے ایک سوالی
اپنے آپ سے
خالی

مالک!
تیری چوکھٹ
اونچے برجوں والی
دل سے تھوڑی دور



۷

سانجھ بھئی چوندیس
تیری چوکھٹ چوم رہا ہے
سورج بدلے بھیس

سانجھ بھئی چوندیس

مالک
ہم ہیں تیری پرجا
مالک
دل ہے تیرا دیس

سانجھ بھئی چودیس

کون بھرے گا
میرا کاسہ
کون بٹے گا میرے کیس

سانجھ بھئی چوندیس

urdukutabkhanapk.blogspot.com

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com



جاڑے کی لمبی رات ہے سر پر
چھوٹا میرا کھیس
سانجھ بھئی چوندیس

دل کا چھالا
پکا ہوا ہے
لگے نہ اس کو ٹھیس

سانجھ بھئی چوندیس

ہو مالک!
سانجھ بھئی چوندیس

۸

ھو، کی گونج نے
بھر رکھا ہے
سینے کا گہراؤ

ایک شرارے سے روشن ہے
روح کا جاویدانی الاؤ
ایک ہی لہر پہ مبنی ہے



یہ دریا
اور اس دریا کا پُر سیل بہاؤ
مالک!
تیرا دریا، تیری ناؤ
کون بھرے گا
ڈوبنے والے دل کا گھاؤ!

۹

مالک
تیرا دریا سچا
میں جھوٹا تیراک

میں گندہ ہوں
رہ نہ سکا میں
اپنے آپ سے پاک

مالک
تیری چھانو گھنیری
میں ہوں جلتی خاک

میں زہراب کی طغیانی ہوں

urdukutabkhanapk.blogspot.com

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com



شعلے کی میلی پوشاک
مالک
تیرے موتی اجلے
میں اندھا حکّاک

دلدل سے پیالہ کاڑھ رہا ہے
میرا جھوٹا چاک

مالک
میں ہوں زہر کی جھاڑی
تو میرا تریاک

مالک
تیرا دریا سچا
اس دریا کے موتی پاک

۱۰

دیکھ چکی ہے ساری دھوپ
اور ساری آگ
گھوم چکی ہے سارے چاک
مٹی پھر بھی



ان گھڑ ہے
اور گیلی

میں مٹّی ہوں مالک
مٹّی
آگ لگی ہے مجھ میں
رنگیلی
میری چادر پیلی

طوق ہے میرا
ابراھیمی
اور رسن
جبریلی
اپنے گلے کی رسّی مولا
میں نہ کروں گا ڈھیلی

۱۱

دل ہے بگولا
جذب ہے جس میں
سارا صحرا

urdukutabkhanapk.blogspot.com

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com



میری غواصی کو ملا ہے
ایک سمندر
آنسو جتنا گہرا

دیکھ رہا ہوں گویا تجھ کو
بینائی کی حد سے اُدھر
آنکھوں پہ بٹھا کر پہرا

اندیکھے کا روپ نہ جانا
خاموشی کی بات نہ بوجھی
مالک میں ہوں اندھا، بہرا
تاریکی کا پیڑ اگا ہے
میرے گھر میں
جس کا بیج سنہرا

☆

اُردو کُتب خانہ
URDUKUTABKHANAPK.BLOGSPOT

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

میں اندھا عقاب ہوں
سفّاک بلندیوں کا خنجر
میں زہریلے پانی کا موتی ہوں
مہیب گہرائیوں کی گونج

تمہیں کیا معلوم اُس آتشِ اصیل کا احوال
جو ستون کی طرح تھامے ہوئے ہے
میرے دل کو
بھلا کوئی آگ ایسی ہو سکتی ہے
جو میرے سینے سے باہر شعلہ زن ہو!

نظم ''رجز'' سے

سرورق: جیکسن پولک کی ایک تصویر سے

شہرزاد
SCHEHERZADE

ISBN: 978-969-568-086-08

9 69568 08608

Pak Rs: 300/-